REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. RN. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ⁂ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ⁂ وعلی عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۸ — POSTEL REGISTRATION NO. P.A.O.R. 6 — شمارہ ۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر ۲۵۰ روپے
بذریعہ ہوائی ڈاک

فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY 'BADR' QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان

۲۳ رجب ۱۴۰۹ ہجری — ۲ امان ۱۳۶۸ ہش — ۲ مارچ ۱۹۸۹ ع

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمدللہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں تشریف لے آئے ہیں۔

● مقامی طور پر درویشان کرام و احباب جماعت بخیر و عافیت ہیں الحمدللہ۔

● محترم نواب مسعود احمد خان صاحب ربوہ کی بیٹی رانا بیمار ہیں کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قادیان دار الامان میں

جلسہ یوم مصلح موعود کا بابرکت انعقاد

رپورٹ مرتبہ:- قریشی محمد فضل اللہ نائب ایڈیٹر "بدر"

بتاریخ ۲۰؍۲ صبح نو بجے مسجد اقصیٰ قادیان میں جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی قادیان بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمدللہ حسب طریق سابق امسال مرتبہ بھی جلد ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان میں تعطیل کی گئی۔ تا احباب و خواتین اس مبارک تقریب میں بکثرت شریک ہو کر استفادہ کریں۔

جلسہ کا آغاز مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب "تسنیم" نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پر کیف کلام ع

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی

"پیشگوئی مصلح موعود کا تاریخی پس منظر اور اس کا مکمل متن"

کے عنوان پر ہوئی۔ فاضل مقرر نے قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نشان نمائی کے مطالبہ کو تفصیل سے بیان فرمایا اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شادی دہلی کے سادات خاندان میں ہونے کی وضاحت فرمائی۔ پیشگوئی کا اصل پس منظر بتاتے ہوئے آپ نے "پسر موعود" کی پیشگوئی ذکر طالمود۔ حدیث نبوی اور صلحاء امت میں کی جانے والی پیشگوئیوں کو بتایا اور آخر میں پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔

دوسری تقریر محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان و ایڈیٹر اخبار بدر نے "اور (وہ) زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے عنوان پر کی اور بتایا کہ پیشگوئی مصلح موعود کا تفصیلی انکشاف بلاشبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا لیکن اصولی طور پر آج سے ہزاروں سال قبل بنی اسرائیل سے لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صلحاء امت کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی تشہیر ہوتی رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو پیشگوئی کو شائع فرمایا تو فوراً مخالفین نے مخالفت شروع کر دی۔ پھر صاحبزادی عصمت پیدا ہوئی تو مخالفین نے شور ڈالا کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی اسی طرح بشیر اول کی پیدائش اور وفات پر پیچھے نکتہ چینی کا جواب حضور نے یہ دیا کہ ۹ سال کی میعاد بتائی گئی ہے۔ چنانچہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی اور اسی روز حضور نے باذن الٰہی بیعت کے لئے دس شرائط بیعت شائع فرمائیں گویا ولادت سے بھی پہلے اور بعد میں بھی موافق اور مخالف لٹریچر میں پیشگوئی ریکارڈ ہو گئی۔ پھر ۱۹۱۴ء میں ۲۵ سال کی عمر میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ تشحیذ الاذہان اور الفضل کو اوائل عمر میں جاری فرمایا۔ ۱۹۳۴ء میں شدید مخالفت ۱۹۵۳ء کی شدید مخالفت، اور کشمیر کمیٹی کے صدر اور "تحریک جدید" کے نتیجہ میں آپ کی شہرت زمین کے کناروں تک پھیل گئی۔ آخر میں آپ نے الف احمد قادیانی کے نام پڑھ کر سنائے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی حیات میں ہی مختلف ممالک میں قائم ہو چکے تھے۔

آخری تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے "مصلح موعود کے زمانہ میں رونما ہونے والے فتنے اور ان کا عبرتناک انجام" کے عنوان پر بیان فرمائی۔ آپ نے منکرین خلافت کے فتنہ سے لیکر مصری اور مستریوں اور احراریوں، اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کی اولاد در اولاد دوسرے فتنوں کی تفصیلات بیان فرما کر ان کے عبرتناک انجام کی پیرا شہ انداز میں وضاحت فرمائی۔ نعرہ خوش الحانی سے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ نے کلام محمود سے ایک نظم سنائی۔

آخر پر صدارتی تقریر میں صدر اجلاس نے بعض ایمان افروز واقعات سنائے دعا پر اجلاس بخیر و خوبی برخاست ہوا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام خدام اور اطفال کی کھیلوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت سی برکتوں کے سامان پیدا فرمائے آمین۔

میرزا محمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- نگران بدر بورڈ قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر
۲۳ امان ۱۳۶۸ ہش

بنگلور کے مفتاحی صاحب (۴)

"عروج ہند" بنگلور کے ۸ فروری کے شمارہ صفحہ ۲ پر بنگلور کے عبد الستار صاحب نے مکرم مولانا محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی کی خدمت میں سوال پیش کیا ہے کہ

"قادیانی اگر کافر ہیں جیسے کہ علماء دین کا کہنا ہے تو ان سے گوشت خریدنا اور کھانا جائز ہے یا ناجائز... ؟ بنگلور میں قادیانیوں کی گوشت کی دکانیں ہیں۔"

اس کا جواب یہ ہے کہ علماء دین نے تو روئے زمین پر پائے جانے والے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دے رکھا ہے۔ شیعہ، سنی، حنفی، اہلحدیث اور سنت والجماعت وغیرہ مختلف علماء دین نے ایک دوسرے پر کفر کے فتاوے لگا رکھے ہیں اور ایسے شدید فتاوے ہیں کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ان کے نکاح ٹوٹ گئے ان کا ذبیحہ حرام وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا ان "علماء دین" کے کفر کے فتاوی پر اعتماد کیا جائے تو کرہ ارض پر ایک مسلمان بھی آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ کیا آپ گوشت کی تمام دکانوں پر تالے ڈال دیں گے۔ ؎

اپنے ایماں کو ذرا پردہ اٹھا کر دیکھا
مجھ کو کافر کہتے کہتے خود نہ ہوں از اہل نار (درثمین)

اور تو اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب پر کفر کا فتویٰ لگ گیا تھا اور فتویٰ بھی اہلحدیث کے غزنوی گروہ نے لگایا تھا جو "فتویٰ مکہ" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

"کافر" عربی زبان کا لفظ ہے جو گرامر کی رو سے اسم فاعل کہلاتا ہے۔ جس کے معنی انکار کرنے والا ہیں۔ جماعت احمدیہ تمام انبیاء کرام اور صلحاء امت اور اولیاء بشارت کی تمام جزئیات پر ایمان رکھتی ہے۔ اور کسی جزو ایمان حقیقت کا انکار نہیں کرتی اور اسلامی تعلیمات اور پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی میں مبعوث ہونے والے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو بھی مانتی ہے۔ لہٰذا اسلامی اصطلاح کے مطابق جماعت احمدیہ پر "کافر" کا لفظ اطلاق نہیں پاتا۔ پس عبد الستار صاحب کو خدا کا خوف کر کے احمدیوں کو کافر نہیں کہنا چاہیئے۔

مولانا مفتاحی صاحب نے اپنی طولانی تحریر میں سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ اگر کوئی شخص خود احمدی ہوا ہے تو وہ "مرتد" کے حکم میں ہے اس کا ذبیحہ کھانا حرام ہے اور اگر کوئی شخص پیدائشی احمدی ہے تو وہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اس کا ذبیحہ کھانا جائز ہے (خلاصہ) مولانا کے اس جواب میں صرف لفظ "مرتد" قابل حل رہ جاتا ہے۔ "مرتد" کے معنی پھرنے والے کے ہوتے ہیں۔ مثلاً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگر کوئی شخص اسلام کا انکار کر کے اپنے پہلے مذہب کی طرف لوٹ جاتا تھا تو وہ "کافر" اس لیے کہلاتا تھا کہ اس نے اسلام کا انکار کر دیا۔ اور "مرتد" اس لیے کہلاتا تھا کہ وہ اپنے پہلے مذہب کی طرف واپس لوٹ گیا۔ اس کے برعکس جب کوئی شخص مسلمانوں کے کسی فرقہ سے احمدیت کو قبول کر لیتا ہے تو وہ اسلام کا اقرار کرتا ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنے کسی پچھلے مذہب کی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔ لہٰذا اس پر "کافر" کا لفظ اطلاق پاتا ہے اور نہ ہی "مرتد" کا۔ بلکہ اسلامی تعلیمات اور پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ مسیح اور مہدی کو بھی مان لیتا ہے۔ اور اسلام کے دائرہ کے اندر اپنا قدم آگے بڑھاتا ہے۔ پیچھے کی طرف لوٹ کر نہیں جاتا۔

قرآن کریم اور احادیث نبوی میں تو بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ جو شخص کلمہ شہادت پڑھتا ہے اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ وہ مسلمان کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ مولانا مفتاحی صاحب چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے بڑے مداح معلوم ہوتے ہیں لہٰذا اسی سلسلہ میں ان کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے:-

"جو کلمہ پڑھتا ہے اس کو ظاہری طور پر مسلمان کہا جائے گا یعنی مردم شماری میں مسلمان درج کیا جائے گا" (تفسیر ثنائی حصہ سوم صفحہ ۲۸۷) فقط

آخر میں مولانا مفتاحی صاحب نے اپنے عدم علم کا اظہار کرتے ہوئے بتایا ہے کہ احمدی غیر احمدی کا ذبیحہ کھاتے ہیں یا نہیں اس کا موصوف کو علم نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ احمدی ہر کلمہ گو مسلمان کا ذبیحہ کھاتے ہیں اس میں کوئی روک نہیں ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ من صلی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ (بخاری)
یعنی جو شخص ہمارے جیسی نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہی مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے۔

گویا ان ظاہری اعمال کے لحاظ سے مسلمان کہلا کر امت میں شامل ہو جانے والے کا خدا اور اس کے رسول نے ذمہ لیا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر)

"مباہلہ کے نشان"

طیارہ ہوا میں تباہ ہو گیا — خدا کا نشان برملا ہو گیا
خدا کی خدائی کا جلوہ ہے یہ — جو کاذب تھا وہ روسیاہ ہو گیا
طیارہ ہوا میں تباہ ہو گیا
خدا کا نشان برملا ہو گیا

ہے جان سے عزیز ہم کو اپنا وطن — مگر ظلم سہتے کمر دہرا ہو گیا
کرو نہ ستم ایسے کمزور پر — جو مٹ کر خدا کی نگاہ ہو گیا
طیارہ ہوا میں تباہ ہو گیا
خدا کا نشان برملا ہو گیا

ذرا آنکھ کھولو خدا سے ڈرو — ہے عقلوں تمہاری کو کیا ہو گیا
نہ تم اس کی کشتی پہ حملہ کرو — خدا جس کا خود ناخدا ہو گیا
طیارہ ہوا میں تباہ ہو گیا
خدا کا نشان برملا ہو گیا

تھے نقشے مٹانے کے ظاہر کو ایک — مگر دیکھو اب کیا ہے کیا ہو گیا
حوادث ہوائی تو ہوتے ہی ہیں — جو عاقل ہے اس سے اشتباہ ہو گیا
طیارہ ہوا میں تباہ ہو گیا
خدا کا نشان برملا ہو گیا

رہے کیسے امن و امان خاک پر — ہے ظلم جہاں پر گناہ ہو گیا
عدالت کا کیسے رکھے وہ خیال — جو ظلموں کا خود سربراہ ہو گیا
طیارہ ہوا میں تباہ ہو گیا
خدا کا نشان برملا ہو گیا

نہ تھی اس کو انصاف سے کچھ غرض — وہ بالکل تھا اہل جفا ہو گیا
حقیقت کا منکر ظلم کا پجاری — ضیاء سے بدل کر ضیاع ہو گیا
طیارہ ہوا میں تباہ ہو گیا
خدا کا نشان برملا ہو گیا

ضرورت نہ تھی ہم کو کچھ کہنے کی — وہ اپنے عمل کی جزا ہو گیا
کیے کام ایسے جو بدکام تھے — خدا بھی اُس سے خفا ہو گیا
طیارہ ہوا میں تباہ ہو گیا
خدا کا نشان برملا ہو گیا

خدا کی خدائی سے ٹکرا کے وہ — ٹکڑے ٹکڑے ہو کے جدا ہو گیا
دعائیں بھی کیں اور نصیحت بھی کی — مگر وہ نہ بدلا فنا ہو گیا
طیارہ ہوا میں تباہ ہو گیا
خدا کا نشان برملا ہو گیا

نہیں ہم کو مرنے کی اس کے خوشی — وہ اپنے کیے پر گواہ ہو گیا
مسرت ہمیں ہے تو اس بات کی — تھا وعدہ خدا کا وفا ہو گیا

طالب دعا محمد افضل [illegible]

خطبہ جمعۃ المبارک

مغربی پنجاب کی حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو وہ اس صدی کے اختتام اور اگلی صدی کے آغاز کا جشن نہیں منانے دیں گے اور یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ربوہ کو بہر حال کسی قیمت پر بھی ان خوشیوں میں شریک نہیں ہونے دیں گے

اس لئے دعائیں کریں اور دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ جو خوشخبریاں عطا فرمائے اور دلی کوششیں

عطا کرے وہاں اپنے مستقبل کی تحریریں پڑھنے کی کوشش کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ تبلیغ (فروری) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" کلیۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور اقدس نے فرمایا:-

جس طرح آبشار کے دہانے کے قریب ہوتے ہوئے دریا کی رفتار تیز ہو جایا کرتی ہے اسی طرح جوں جوں ہم اگلی صدی کی صبح کی طرف بڑھ رہے ہیں، یوں محسوس ہوتا ہے کہ وقت کا دھارا بھی بہت تیز رفتاری کے ساتھ اور پہلے سے بڑھ کر تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور اس پہلو سے ان کاموں کی فکر بڑھتی جاتی ہے جو ابھی ادھورے ہیں اور پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکے۔

اس سلسلے میں جماعت کو جو عمومی نصیحت کی تھی، اس کے ردّ عمل کی بہت اچھی خبریں مل رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام دنیا کی جماعتیں ہمہ تن ان کاموں میں مصروف ہیں جو اگلی صدی کو خوش آمدید کہنے کے لئے اور اس کی تیاری کے سلسلے میں ہمیں کرنے ہیں۔ وقار عمل کے لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بوڑھے، بچے، عورتیں سبھی

غیر معمولی طور پر وقت کی قربانی کر رہے ہیں

اور بہت سارے ہیں کہ اپنے وقت کو اور ان صلاحیتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی ہیں، خدمت دین میں صرف کر رہے ہیں۔ انگلستان کی جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہلو سے ایک نمونے کی جماعت بن کے ابھری ہے۔ نہ صرف اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے جماعت انگلستان کو کثرت سے کارکن مہیا ہیں۔ بلکہ وہ نمایاں بوجھ جو خلافت کی ذمہ داریوں سے تعلق رکھتا ہے، اس کو بھی انگلستان کی جماعت بڑی خوشی کے ساتھ فراخدلی کے ساتھ، عظیم قربانی کی روح کے ساتھ اور بڑے استقلال کے ساتھ اٹھا رہی ہے۔ جب یہ تحریک کی گئی کہ ہمیں غیر ملکوں میں کتابیں اور پارسل بھجوانے کے لئے عارضی طور پر وقف کرنے والوں کی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مسلسل ایسے نوجوان اور بوڑھے بھی اور خواتین بھی کام کے لئے آگے آئے ہیں جنہوں نے خدا کے فضل سے یہ فکر دور کر دی ورنہ ایسے ملک میں جہاں مہنگائی بہت ہو، وہاں پیسے دے کر اس قسم کے کام کروانے بہت مہنگے پڑتے ہیں اور اتنا روپیہ کو ہم سلسلے کی دوسری ضروریات کے لئے بہتر رنگ میں صرف کر سکتے تھے۔ تمام دنیا سے جو خبریں آ رہی ہیں وہاں بھی یہی معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ کے فضل سے سب لوگ ہمہ تن کاموں میں مصروف ہیں اور جو باقی خلاء ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا۔

وہ خلا تو دعا نے ہی پر کرنے ہیں اس لئے دعا کی طرف دوبارہ متوجہ کرتا ہوں۔

ان دعاؤں میں جو خلوص دل سے نکل رہی ہوں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طاقت عطا ہوتی ہے اور مشکل کام بھی بالکل آسان دکھائی دینے لگتے ہیں، اور کبھی بھی دعا کرنے والے کے کام بے برکت اور بے ثمر نہیں رہتے۔ اس لئے بالعموم جماعت دعا تو کر رہی ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ وقت کی بڑھتی ہوئی رفتار کے مطابق دعا کی رفتار کو بھی تیز کریں اور ہر کارکن باشعور طور پر اپنے لئے بھی دعا کرے۔ بہت سے نوجوان

ہمارے سارے کام دعا سے بنتے ہیں (ارشاد حضور انور ایدہ اللہ)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچرس ۲۳ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27.0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

ایسے ہیں جن کو بہت لمبی تربیت حاصل نہیں، اس لئے وہ خدمت دین کے لئے وقت تو پیش کر رہے ہیں لیکن دعا کے مضمون سے واقف نہیں اور ان تجربوں میں سے بذات خود نہیں گذرے۔ یہ بہت اچھا موقع ہے کہ ایسے نوجوانوں کو دعا کی طرف متوجہ کیا جائے۔ پس جہاں جہاں بھی منتظمین ان رضاکاروں سے کام لے رہے ہیں، کام کی خاطر بھی اور خود ان نوجوانوں کی اصلاح اور روحانی ترقی کی خاطر بھی

ان کو دعا کی طرف متوجہ کیا جائے

اس کے نتیجے میں یہ کارکن اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خدا کی تائید کے زندہ نشان دیکھیں گے۔ اور محسوس کریں گے کہ دعا کے بغیر جو کام تھے ان کے مقابل پر دعا کے ساتھ کام بالکل اور نوعیت کے کام بن جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ایک

بشاشتِ قلب

محسوس کریں گے۔ جو اس سے پہلے انہوں نے محسوس نہیں کی ہوگی اور یہ چند روز کی محنت جو دعا کے ساتھ کی جائے گی، ساری زندگی ان کے کام آئے گی۔ اس لئے بالعموم جماعت تمام جماعتی مصالح اور مفادات کے لئے دعا کرے اور کام کرنے والے ہمہ وقت کام کے دوران اور بعد میں بھی جہاں تک توفیق ملتی ہے، اپنے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ان دعاؤں میں ایک یہ دعا بھی ہمیں شامل کر لینی چاہئے کہ جو لوگ آج زندہ ہیں اور یہ تمنا رکھتے ہیں کہ اگلی صدی کا منہ دیکھنے سے پہلے رخصت نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے

اگرچہ قضاء و قدر کا معاملہ جاری و ساری رہتا ہے اور انسانی جذبات سے بالا ہے لیکن دعا کے ذریعے قضاء و قدر اور جذبات کے درمیان ایسا تعلق قائم ہو جایا کرتا ہے کہ نیک بندوں کی دلی کیفیات کے مطابق تقدیریں ڈھلنے لگتی ہیں اور یہ وہ ایک غیر معمولی سنت ہے جس کو عام دنیا دار مشاہدہ بھی نہیں کر سکتے بلکہ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ کچھ نہ کچھ ایسے خدا کی تقدیر بنے اس کے بندے ہوں گے۔ جن کی زندگی کے دن تھوڑے ہیں لیکن اگر ساری جماعت سب کے لئے عمومی طور پر یہ دعا کرے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ بہت سے ایسے ہیں جن کو خدا زیادہ لمبی زندگی عطا فرما دے گا اور سوائے ان کے کہ بعضوں کے لئے تقدیر مبرم ہے جس کو شفاعت کے سوا ٹالا نہیں جا سکتا اور شفاعت کا مضمون آپ جانتے ہیں کہ اذن الٰہی سے تعلق رکھتا ہے۔ دعا سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس لئے دعا کی حد میں جس حد تک بھی اپنے ساتھی بھائیوں کی زندگی کو لمبا کرنا ممکن ہے، یہ دعائیں کریں کہ ان کی زندگیاں بھی لمبی ہوں۔ خواہ بوڑھے ہوں، خواہ کینسر کے مریض ہوں، خواہ دوسرے عوارض میں مبتلا ہوں اور ان کو اللہ تعالیٰ صحت بھی عطا فرما سکے۔ لمبی زندگی عطا فرمائے اور اگلی صدی کی خوشیوں میں باقی جماعت کے ساتھ وہ شریک ہو سکیں۔

گذشتہ دنوں الفضل میں مولانا نسیم سیفی صاحب کی جو نظمیں شائع ہوتی رہی ہیں، ان میں ایک شعر ایک خاص الگ مزاج کا شعر تھا اور اس پہلو سے مجھے وہ بہت پسند آیا۔ انہوں نے دشمنان احمدیت کو یہ کہتے ہوئے لمبی زندگی کی دعا دی کہ وہ اپنی اوقات تو دیکھ لیں کیا کرنا چاہتے تھے، اور کیا کر سکے۔ اس میں جو پہلو مضمر ہے، جو بیان نہیں ہو سکا کیونکہ دو مصرعوں کا شعر دو مصرعوں کا ہی ہوا کرتا ہے، حد سے زیادہ مضمون تو اس میں بند نہیں کئے جا سکتے لیکن وہ مضمر مضمون ہے۔ اور یہ بھی دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو کتنی ترقیات عطا فرماتا ہے۔ اس لئے اس دعا میں ان کو بھی شامل کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر جو غیر معمولی فضل نازل فرمائے ہیں۔

کچھ وہ فضل دیکھ کر دشمنوں کو لے کر جائے تاکہ جہاں ہماری موت کامیابی اور خدا تعالیٰ کے شکر کرتے ہوئے، اس کے احسان گنتے ہوئے حمد کے ساتھ موت ہو، وہاں یہ محسوس کر لیں کہ یہ کلیۃً ناکام اور نامراد رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کاموں کو یہ روک نہیں سکے اور جتنی انہوں نے کوشش کی، جتنی لعنتیں انہوں نے خدا تعالیٰ کے دین پر ڈالیں، اس کے برعکس

ان کی تمناؤں کو الٹاتے ہوئے

اس سے زیادہ شان کے ساتھ وہ دین ابھرا اور غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو رحمتیں اور برکتیں اور کامیابیاں نصیب فرمائیں۔

ان دنوں پاکستان میں خصوصیت کے ساتھ علماء دن رات مکر میں مبتلا ہیں۔ یہ محسوس ہو رہا ہے کہ ان کو بڑی سخت تشویش ہے۔ بہت سے ایسے معاملات ہیں جو ان کی توقعات کے برعکس نکلے ہیں۔ بہت سے ایسے طاقت کے دائرے ہیں جہاں ان کی پکڑ کمزور پڑ گئی ہے اور معاملات میں عمل دخل ویسا نہیں رہا جیسا پہلے تھا۔ چنانچہ اس کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے وہ سخت بے چین ہیں۔ وہ جو پہلے یہ سوچ رہے تھے کہ اس صدی کے آخر تک جماعت کو نیست و نابود کر دیں گے، اب ان کو اپنے نیست و نابود ہونے کی فکر لاحق ہو رہی ہے۔ اور وہ دیکھ رہے ہیں کہ اگر یہ صدی کامیابی کے ساتھ اختتام تک پہنچی اور

نئی صدی کا آغاز بلند تر امیدوں کے ساتھ ہوا تو یہ ان کی موت ہے

اس پہلو سے وہ سخت بے چین ہیں اور گہری تدبیروں اور مکروں میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ آج ہی جنگ میں یہ خبر بھی شائع ہوئی یعنی رات کو جو آ گیا تھا مگر صبح میں نے دیکھا کہ پنجاب کی حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو وہ اس صدی کے اختتام کا اور اگلی صدی کے آغاز کا جشن نہیں منانے دیں گے۔ اور یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ربوہ کو بہرحال کسی قیمت پر بھی ان خوشیوں میں شریک نہیں ہونے دیں گے۔ چنانچہ باقاعدہ حکومت کی طرف سے یہ نوٹیفکیشن جاری کر دی گئی ہے۔

اس پر میرا ذہن قرآن کریم کی اس آیت کی طرف منتقل ہوا کہ

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ وَأَكِيدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝

(سورۃ الطارق: آیت ۱۶ تا ۱۸)

کہ یقیناً وہ تدبیریں کر رہے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں لیکن میں بھی تدبیر کر رہا ہوں۔

یہاں خدا تعالیٰ نے اَکِیدُ کہہ کر مومنوں کو اس تدبیر سے الگ کر دیا ہے اور تدبیر کی تمام ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے۔ اس میں جو پیغامات ہیں خاص طور پر قابلِ توجہ باتیں ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ

مومن کو تدبیر سے منع نہیں فرمایا گیا

بلکہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں تک مومن کے بس میں ہے اس کو تدبیریں اختیار کرنے کا حکم ہے لیکن مومن کی تدبیریں کام نہیں آیا کرتیں۔ آخری فیصلہ خدا کی تدبیر سے ہوا کرتا ہے اور جب خدا کی تدبیر ظاہر ہو تو اس وقت وہ تنہا ہے جو سارے عظیم الشان انقلابات برپا کرتی ہے اور مومن کو یہ دھوکہ نہیں ہونا چاہئے کہ اس کی تدبیری کوششوں نے یہ نتائج پیدا کئے ہیں۔ کافروں کی اور دشمنوں کی تدبیر کو ان کی طرف منسوب کیا۔ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا۔ کثرت سے ہیں، بہت زیادہ ہیں اور سارے تدبیروں میں مصروف ہیں۔ ان کے مقابل پر یہ نہیں فرمایا کہ میرے بندے بھی تدبیر کر

رہتے ہیں۔ میں بھی کر رہا ہوں، بلکہ فرمایا۔ اُکِیْدُ کَیْدًا ۔ میں تدبیر کر رہا ہوں، تو جو کوششیں آپ کرتے ہیں، وہ کریں لیکن جو انقلاب برپا کرنے والی تدبیر ہے۔

وہ خدا ہی کی تدبیر ہے۔

اور جب خدا کی تدبیر جاری ہوتی ہے تو اس کے مقابل پر انسان کی ہر تدبیر ناکام ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ عجیب عادت بعض لوگوں کو پڑ گئی ہے کہ سیاسی افق پر اپنے مستقبل کی تحریریں پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، تو وہ اس عادت کو ترک کر دیں۔ ہمارے مستقبل کی تحریریں روحانی افق پر لکھی جاتی ہیں اور ہمارے مستقبل کا فیصلہ آسمان پر ہوتا ہے۔ زمین پر نہیں ہوتا۔ اس لئے دعائیں کریں اور دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ جو خوشخبریاں عطا فرمائے اور دل کو بشاشت عطا کرے وہاں اپنے مستقبل کی تحریریں پڑھنے کی کوشش کریں۔ اور وہی تحریریں ہیں جو لازماً سچی ثابت ہوں گی۔ ورنہ سیاسی افق پر تو تحریریں ابھرتی بھی رہتی ہیں۔ اور مٹتی بھی رہتی ہیں۔ تحریریں لکھنے والوں کو بھی وہ تحریریں اپنے ساتھ صفحۂ ہستی سے مٹا دیا کرتی ہیں لیکن جو تحریریں خدا کی تقدیر لکھ رہی ہے وہ انمٹ ہوتی ہیں، دنیا کا کوئی ہاتھ ان تحریروں کو مٹانے کے لئے نہ ان تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے نہ ان کو مٹانے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے یہاں بھی پھر مضمون دعا ہی کی طرف منتقل ہوتا ہے۔

چند دن ہوئے، صبح جب میں نماز کے لئے اٹھا تو میرے منہ پر حضرت مصلح موعودؓ کے یہ شعر جاری تھے۔ جو کافی دیر تک جاری رہے۔ لیکن اس وقت میں نے یہ محسوس نہیں کیا یعنی الہامی کیفیت تو نہیں ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان باتوں میں کچھ اشارے ضرور ہیں۔ وہ شعر یہ تھے کہ

پڑھ چکے احرار بس اپنی کتاب زندگی
ہو گیا پھٹ کر ہوا ان کا حباب زندگی
لوٹنے نکلے تھے جو امن و امان بیکساں
خود اُنہی کے لٹ گئے حسن و شباب زندگی

تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، بعض دفعہ انسان کے منہ پر بعض اشعار جاری ہو جاتے ہیں اور خاص طور پر ایسی کیفیت میں جب جاری ہوں، جب انسان بالارادہ ان باتوں کو یا اس مضمون کو سوچ نہ رہا ہو تو یہ

باتیں ایک پیغام کا رنگ رکھتی ہیں

لیکن ان کو الہام نہیں کہا جا سکتا۔ الہام ایک مختلف چیز ہے جو بڑی وضاحت کے ساتھ اور صفائی کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے، اور اس میں انسان کے لئے شبہ کی گنجائش نہیں رہتی تو یہ جو بھی بات تھی، میں نے تو بہر حال ایک لمبے عرصہ سے اس نظم کو نہ پڑھا، نہ اس کے شعر میرے ذہن میں تھے، نہ رات کو سوتے ہوئے یہ مضمون ذہن میں تھا۔ اس لئے میں یہی سمجھتا ہوں کہ خدا نے ہمیں دعا کے رنگ میں اس طرف متوجہ فرمایا ہے۔ تو ساری جماعت اس عرصہ میں یہ دعا بھی کرے کہ اب

ان کی کتاب زندگی کا آخری باب ختم ہو

اور ان کا حباب زندگی جس نے دنیا کو حقیقت کا دھوکہ دیا ہوا ہے لیکن وہ محض ہوا ہے اور اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ وہ پھٹ جائے اور دنیا ان کی حقیقت کو دیکھ لے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جماعت کو ان کی آنکھوں کے سامنے پیش از پیش ترقیات عطا فرماتا چلا جائے جو ان کی امنگوں کے بالکل برعکس ہوں گی مگر دعا یہ کریں کہ ہماری امنگوں سے بھی بہت بڑھ کر ہوں۔ تو یہ جو بقیہ وقت ہے یہ دعاؤں میں صرف کرنا چاہئے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں خاص طور پر اس دور میں غیر معمولی اثر دکھانے والی ثابت ہوں گی۔

اس سلسلے میں ایک دعا یہ بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو نفرتوں سے پاک رکھے۔ ایک لمبی جدوجہد میں سے ہم گذر کر آئے ہیں اور جو شدید معاندانہ کوششیں جماعت کے خلاف کی جا رہی ہیں، انہوں نے لازماً اس عرصے میں جماعت کے دلوں پر کچھ اثر چھوڑا ہے اور یہ کوششیں ابھی جاری ہیں۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ انسان کمزور ہیں اور بعض دفعہ ان معاندانہ کوششوں کے نتیجے میں نفرت ان کے دل پر گہرے داغ ڈال جاتی ہے۔ مومن کی زندگی کو نفرتوں سے پاک ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا کہ ”چاہئے نفرت بدوں سے“ بلکہ فرمایا ہے کہ:

چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار

تو اس فرق کو نمایاں طور پر اپنے پیش نظر رکھا کریں کہ بدوں سے نفرت نہیں بلکہ بدی سے نفرت کرنی ہے اور بدی کا جو شخص مظہر بن چکا ہو طبعی بات ہے کہ بدی کی نفرت اس کی نفرت کے ساتھ ہم آہنگ ہو جایا کرتی ہے اور وہ نفرت پھر دل میں بد دعاؤں کا میلان پیدا کرتی ہے یعنی ان لوگوں کے مٹ جانے اور برباد ہو جانے کا۔ چونکہ میں نے شروع میں آپ کو ایک بات سمجھائی کہ یہ دعا کریں، ان کی عبرتیں ہوں اور ناکامی دیکھیں تو اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس فرق کو آپ کے سامنے واضح کر دوں۔

بد جب تک بد ہے، اُس کی بدی کی وجہ سے اُس کے متعلق دل میں ایسے خیالات اٹھتے ہیں جو منفی نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ایک دعا ضرور شامل کرنی چاہئے کہ اے خدا! اگر ان بدوں کی تقدیر میں بدی کی حالت میں مرنا ہے تو پھر ہماری دعا یہ ہے کہ ان کو نامرادی کی ایسی موت دے

جو دنیا کیلئے عبرت بنے

لیکن اوّل دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرمائے۔ اس لئے اس پہلو سے بھی غور کیا کریں کہ یہ جو اپنی بدیوں کی وجہ سے قابل نفرت دکھائی دینے والے لوگ ہیں۔ ان کا حال اس دنیا میں بھی بد ہے اور قابل رشک نہیں اور اس دنیا میں اس سے بڑے عذاب کے منتظر ہیں۔ اس لئے اس پہلو پر نظر ڈال کر ان پر رحم بھی کرنا چاہئے اور رحم کے ساتھ ان کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

یہ مضمون اُس قوم کے لئے سمجھنا بہت ہی ضروری ہے جو رحمۃ للعالمین کی طرف منسوب ہوتی ہے اور سچے دل سے منسوب ہوتی ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو جو رحمۃ للعالمین فرمایا گیا اس مضمون کو ہمیں کبھی بھی نہیں بھلانا چاہئے۔ اس لئے اگر بدوں سے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

نفرت اس رنگ کی ہو جاتی کہ ہم ان کے بدانجام کے سوا کوئی اور تمنا دل میں نہ رکھتے ہوں تو یہ ایک ایسی چیز ہے جو ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رحمت سے دور ہٹا دے گی۔ اس لئے جو دعائیں میں نے آپ کو شروع میں کہی تھی وہ اس شرط کے ساتھ کریں اور اس معاملے میں دل کو ٹٹول لیا کریں۔ نفرت کو مٹاتے ہوئے پہلے رحمت کو جگہ دیں اور خدا سے پہلے تو یہ دعا مانگیں کہ اے خدا جہاں تک ان لوگوں کے اندر پاک تبدیلی کی گنجائش موجود ہے اور تیری آنکھ دیکھ سکتی ہے، ہم نہیں دیکھ سکتے تو

ان کے اندر پاک تبدیلی پیدا فرما دے اور ان کو اس بدانجام سے بچا لے۔

لیکن ہم جانتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے بڑھ کر ان بدوں کے لئے کوئی دعا کرنے والا نہیں تھا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ان دعاؤں کے باوجود بہت سے بد تھے جو بدانجام کو پہنچے۔ اس لئے وہ پہلو جو ہے اس کے پیش نظر اس دعا کو ساتھ شامل کرنا چاہیئے کہ اے خدا!

اگر تیری تقدیر میں ان کی اصلاح نہیں لکھی تو ان کی موت خاموشی کی موت نہ ہو بلکہ ایسی کھلی ذلت اور ناکامی کی موت ہو کہ خدا کے وہ بندے جن کے اندر سعادت کی روح ہے وہ اس سے نصیحت پکڑیں اور عبرت حاصل کریں۔

دعاؤں کے سلسلے میں بعض ان علماء کے لئے بھی دعا کریں جو پاکستان اور ہندوستان میں پیدا ہونے والے عمومی طور پر جو علماء ہمیں دکھائی دیتے ہیں، ان سے مختلف ہیں۔ میں نے جہاں تک عالم اسلام کا جائزہ لیا ہے۔ سب سے بدقسم کا عالم ہندو پاکستان میں پیدا ہوا ہے۔ اور یہ حکمت تو بالکل واضح ہے کہ جہاں ایسی قسم کے علماء ہوتے ہیں وہیں اللہ تعالیٰ اپنے نمائندہ کو بھیجا کرتا ہے مصلح کو بھیجا کرتا ہے۔ یہ بات تو بالکل واضح اور سمجھ کے لائق ہے لیکن یہ خیال کر لینا کہ آج مسلمانوں کے نعوذ باللہ من ذالک سارے علماء ہی یہی رنگ رکھتے ہیں یا خود برصغیر ہندو پاکستان میں سارے علماء ہی ایسے ہیں، یہ درست نہیں ہے۔ اس غلط فہمی کے نتیجہ میں ہم سے گذشتہ برسوں میں ایک کوتاہی ہوئی ہے کہ ہم نے علماء کی طرف کم توجہ کی ہے۔ جس شخص کو عالم سمجھا یا عالم کے طور پر سنا، یہ سمجھا کہ ہمارے اور اس کے درمیان ایک ایسی خلیج واقع ہے جو کبھی پاٹی نہیں جا سکتی۔ یہ درست نہیں ہے۔ پاکستان میں، ہندوستان میں باوجود اس کے کہ بعض علماء شرارت میں بہت آگے بڑھ گئے نہایت نیک دل اور پاکباز علماء بھی پیدا ہوئے اور آج بھی ہیں، جو متقی ہیں ورنہ ہمارے معاملے میں یعنی جماعت احمدیہ کے معاملے میں جتنے علماء آپ کو شور ڈالتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ان سے بیسیوں گنا علماء آپ کو منظر عام پر دکھائی دیتے ہیں۔ بہت سے ایسے علماء ہیں جو بول سکتے ہیں جن کی آواز میں طاقت بھی ہے لیکن جماعت کے معاملے میں وہ خاموش ہیں۔ کس حد تک یہ خاموشی نیکی ہے۔ کس حد تک یہ خاموشی جرم ہے یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے مگر اس خاموشی میں فی ذاتہ ایک امتیازی بات ضرور ہے۔ جب کسی کمزور کو مارا جا رہا ہو، اس کو تکلیف دی جا رہی ہو، اور اس کے نتیجے میں ذلیل دنیا کی دولتیں کمائی جا رہی ہوں۔ اس وقت ایسے علماء کا خاموش رہنا اور اس بدی میں حصہ نہ لے کر اس دنیا کی گندی دولت کی تمنا میں ہاتھ آگے نہ بڑھانا، یہ بھی ایک نیکی ہے اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کے متعلق ہمیں اطلاعیں ملتی رہتی ہیں۔ بعضوں کے مجھے خط بھی ملا کرتے ہیں کہ وہ دل میں جماعت احمدیہ کی سچائی کے قائل ہیں اور ان کو یہ توفیق نہیں ہے کہ وہ کھلم کھلا جماعت احمدیہ کی تائید کر سکیں۔ لیکن اپنے خطبات میں اپنے ماحول میں جو تقریریں وہ کرتے ہیں، ان میں وہ جماعت کی مخالفت نہیں کرتے پھر ان میں ایسے بھی ہیں جو سچا سمجھتے ہوئے بھی مخالفت کرتے ہیں اس لئے میں نے کہا ہے کہ ان کی

قسمیں تہہ بہ تہہ ہوتی ہیں کہ انسان کے لئے یہ فیصلہ بڑا مشکل ہے کہ کون بد ہے اور کون نیک ہے اس لئے عموماً جو نیک دکھائی دیتے ہوں یا نیکوں جیسی بعض خصلتیں ان سے ظاہر ہو رہی ہوں، ان کو خصوصیت کے ساتھ اپنی دعاؤں میں بھی شامل کرنا چاہیئے اور ان سے رابطہ بھی بڑھانا چاہیئے۔

ایک عالم کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ وہ جماعت کے خلاف ایک نہایت ہی خطرناک تقریر کر کے جب سٹیج سے اترا تو ایک احمدی نے اس سے رابطہ کیا ان کو کہا کہ میاں! آپ خدا کا خوف کریں۔ کیوں ایسی بد باتیں کرتے ہیں۔ مجھے یہ بتائیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اور جماعت کے متعلق آپ کیا سمجھتے ہیں۔ کیا واقعی جھوٹے ہیں۔ اس نے کہا خدا گواہ ہے، میں ان کو جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔ اس نے کہا کہ پھر آپ نے یہ کیا حرکتیں کی ہیں۔ اس قدر اشتعال انگیز تقریر کی ہے۔ انہوں نے پیٹ سے اپنا کپڑا اٹھایا اور کہا کہ یہ جو بدبخت ہے روٹی مانگتا ہے میں کیا کروں تو ایسے بھی ہیں جو بیچارے روٹی کے غلام ہیں اور دنیا کی دولتوں کی خاطر، چند روزہ فائدے کی خاطر وہ جماعت کی مخالفت بھی کرتے ہیں۔ لیکن دل مؤید ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔ ؎

دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

تو یہ جو بک بک کرنے والے منہ ہیں، ان کے اندر بھی بعض دل ہیں جو تائید میں ہیں لیکن جو بک بک کرنے والے نہیں ہیں ان میں تو کثرت سے ایسے ہوں گے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر دی گئی کہ لاکھوں ایسے ہیں جو آپ پر درود بھیجتے ہیں لیکن آپ کے ساتھ شامل نہیں ہیں، ان کو یہ توفیق نہیں ملی تو ایسے لوگ جو دل سے صداقت کے قائل ہو چکے ہیں یا شرافت کی وجہ سے، اپنے طبعی رجحان کی وجہ سے گندگی میں ملوث نہیں ہیں ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جماعت کو عطا کر دے اور اپنی ان صلاحیتوں کو جو خدا نے انہیں بخشی ہیں، وہ ایک نیک اور تاریخ ساز کام میں استعمال کریں۔ اور ان سے رابطے بھی رکھنے چاہئیں۔ علماء سے خوامخواہ بدکنے کی، ڈرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایسی فرقان عطا فرمائی ہے، ایسے عظیم دلائل عطا فرمائے ہیں کہ احمدی بچہ بھی بڑے بڑے علماء کے منہ بند کر سکتا ہے تو منہ بند کرنے کی خاطر نہیں، دل جیتنے کی خاطر ان سے رابطے رکھنے چاہئیں۔ اور ان کو سمجھانا چاہیئے ان کو جماعت کے حالات سے مطلع رکھنا چاہیئے۔ جہاں دوسرے علاقوں میں علماء ملتے ہیں، وہاں نسبتاً شرافت زیادہ ہے مثلاً اگرچہ آپ کے نزدیک پٹھان علماء افغانستان والے علماء نہایت ہی متشدد اور تنگ نظر ہیں اور واقعۃً یہی صورت ہے لیکن ان میں خدا کے بہت سے ایسے نیک بندے ہیں جو، جو کچھ بھی سمجھتے ہیں۔ خالصۃً للہ کہہ رہے ہیں اور عام قربانیوں میں قوم کے ساتھ شامل ہیں، ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں سے پردے اٹھائے اور ان کی یہ قربانیاں رائیگاں نہ جائیں۔ بلکہ سچائی کے رستے میں خرچ ہوں۔

افغانستان کے حالات دن بدن بگڑ رہے ہیں، اس کی وجہ سے مجھے بہت تشویش ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت وہاں جو انقلاب رونما ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے اس انقلاب کے اندر بہت سے ایسے خطرات مخفی ہیں جو انقلاب کے رونما ہونے کے ساتھ ہی سر اٹھائیں گے۔ اس لئے وہ ہمسایہ مسلمان ملک ہے، اس کے لئے بھی ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو اگر ایک اچھا انقلاب عطا کرتا ہے تو اس انقلاب کے ساتھ لپٹے ہوئے جو خطرات ہیں، ان سے ان کو بچا لے۔

اول تو یہ کہ افغان مجاہدین کے جو بھی گروہ ہیں وہ آپس میں بٹے ہوئے ہیں اس وقت COMMON ENEMY FACTOR جس کو مشترک دشمن کہتے ہیں اس کے اثر کے نتیجے میں یہ لوگ اکٹھے ہیں لیکن جونہی طاقت پکڑیں گے، اس وقت مشترک دشمن منظر سے غائب ہو چکا ہوگا۔ اس وقت ان کے پھٹے ہوئے دل پھر ساری افغان قوم کو پھاڑ دیں گے اور نہایت خطرناک حالات ایسے پیدا ہو سکتے ہیں کہ حکومت تو مجاہدین کو ملے لیکن ایسا حال ہو کہ بجائے اس کے کہ مجاہدین

روسیوں کے گلے کاٹ رہے ہوں، مجاہدین

ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگیں

اور یہ ایک حقیقی خطرہ ہے اگر یہ خطرہ درپیش نہ ہوتا تو امریکن اور برطانوی اور دوسرے مغربی سفارتکاروں کو وہاں سے نہ بلایا جاتا

وجہ یہ ہے کہ اگر تو کوئی اشتراکی انقلاب کا خطرہ ہوتا پھر تو ان لوگوں کو وہاں خطرہ تھا۔ ایسے انقلاب سے ان لوگوں کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے جس کی پرورش مغرب نے کی ہو۔ ایسے مجاہد سے ان کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے جن کی سرپرستی امریکہ کر رہا ہو۔ اس لئے ان کے آنے سے تو ان کے حالات پہلے سے بہتر ہونے چاہئیں اور ان کو بظاہر امن نصیب ہونا چاہئے لیکن جن کو یہ دشمن کہتے ہیں اس کے سائے تلے تو انہوں نے امن محسوس کیا' جس دوست کو پالا ہے اس کے طاقت میں آنے سے ڈر رہے ہیں' اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی انٹیلی جنیس کی ایجنسیز نے ان کو مطلع کیا ہے کہ یہ انقلاب جب کامیاب ہوگا اور ان کو کامیاب ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے تو اس وقت ایک گروہ کے طور پر کوئی طاقت بھی سیاست پر قبضہ نہیں کر سکے گی بلکہ متفرق سیاسی گروہ ایک دوسرے سے بٹ جائیں گے اور ہر ایک کوشش کرے گا کہ دوسرے کو نیچا دکھائے اور حکومت پر قابض ہو جائے۔ ایک تو یہ بڑا واضح خطرہ ہے جو ہمیں دکھائی دے رہا ہے۔ دوسرا خطرہ یہ ہے کہ وہ کردار جو مجاہدین ادا کر رہے تھے روسی حکومت کے خلاف اب روسی ایجنٹس وہی کردار نئی آنے والی حکومت کے خلاف ادا کریں گے اور جو TERRORISM اور جو زیر زمین تحریکیں ہوتی ہیں' امن کو برباد کرنے والی' ان تحریکوں کی روس سرپرستی شروع کر دے۔ میں نہیں جانتا کہ روس کے ارادے کیا ہیں لیکن سیاست میں یہ باتیں چلتی ہیں۔ اس لئے بظاہر کچھ عرصے تک ان علاقوں میں امن قائم ہوتا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ پاکستان پر اس کے لازماً بد اثرات پڑیں گے۔ وہاں کی بدامنی پاکستان پر اثر انداز ہوگی اور کئی طریق سے اثر انداز ہوگی۔ اس وقت اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں مگر چونکہ ایک مسلمان قوم ہے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ کے ساتھ اس قوم نے احسان کا سلوک نہیں کیا۔ عدل کا سلوک بھی نہیں کیا۔ عام انسانی سلوک بھی نہیں کیا لیکن

کہ آخر کنند دعوئ حبِّ پیمبرم

آخر ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف

منسوب ہونے والی قوم ہے۔ اور ان کے دکھ اور ان کے درد ایسے نہیں جو ہمارے دل پر گہرا اثر نہ چھوڑیں یا ہمیں بے چینی نہ دیں۔ اس لئے ہم اپنے دل کے سکون کی خاطر اس قوم کے آئندہ مستقبل کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے ان کو حقیقی امن عطا کرے اور حقیقی نور عطا کرے جس کے ذریعے سے یہ دائمی امن کا رستہ دیکھ سکے اور جماعت احمدیہ کے متعلق جو اِن کا گزشتہ رویّہ تھا' اس میں پاک تبدیلی پیدا کریں اور یہ بھی سمجھ لیں کہ جیسے بھی حالات ہیں اگرچہ ہمیں اِن حالات سے تکلیف ہے لیکن ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ یہ حالات گزشتہ مظالم کا پھل ہیں اور بڑے بڑے بزرگ اور پاک شہیدوں کی روحیں ہیں جن سے دعائیں لینے کی بجائے انہوں نے اس حال میں انہیں تکلیفیں دے کر مارا کہ اگر بددعا انہوں نے نہ بھی کی ہو۔ بعض کے متعلق تو میں جانتا ہوں کہ وہ ایسے نہیں تھے کہ بددعا کرتے ہوئے جان دیں لیکن خدا تعالیٰ کی غیرت ان کی خاطر بعض دفعہ ایسے حیرت انگیز کرشمے دکھاتی ہے کہ اگر وہ دعائیں بھی کر رہے ہوں تو وہ دعائیں اس وقت مقبول نہیں ہوا کرتیں اور

ایک لمبے عرصے تک قوم سزا پاتی ہے

چنانچہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید نے ضرور دعائیں کی ہوں گی لیکن ان دعاؤں کے جواب میں خدا تعالیٰ نے جو ان کو خبر دی' وہ اس دنیا سے رخصت ہونے سے چند لمحے پہلے بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے بتائی اور کہا کہ دیکھو تم میری جان تو لے لو گے لیکن مجھے تمہارے متعلق بہت فکر ہے اور بہت تشویش ہے اور میں جانتا ہوں کہ

ایک لمبے عرصے تک خدا کے عذاب

تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے اور طرح طرح کی مصیبتوں میں تم مبتلا کئے جاؤ گے چنانچہ وہ اپنی جان بچانے کی خاطر یہ ڈراوا نہیں دے رہے تھے بلکہ جب جان بچانے کی خاطر امیر نے ان سے یہ کہا کہ آپ ہلکی آواز میں ہی مجھے کہہ دیں کہ آپ نے توبہ کر لی ہے تو میں ابھی بھی آپ کی جان بخش سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اس کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔ پس یہ ڈراوا نہیں تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حقیقی خبر تھی جس کی اطلاع انہوں نے قوم کو دی۔ پھر امیر نے یہاں تک کہا کہ آپ توبہ نہ کریں۔ مجھے اِس بات کی اجازت دے دیں کہ میں آپ کی طرف سے اعلان کر دوں۔ آپ کا دل صاف رہے گا۔ آپ اپنا دین نہیں بدلیں گے لیکن مجھے اجازت دے دیں۔ میں اپنے طور پر جھوٹ بول لوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ کو اس طرح ظلم کے ساتھ شہید کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس کی بھی اجازت نہیں دیتا چنانچہ

ایک غیر معمولی عظمت کے ساتھ اور غیر معمولی شان کے ساتھ انہوں نے اپنی جان خدا کے حضور پیش کی ہے۔

ایسے ایسے عظیم شہداء ہیں کہ جن کے متعلق یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ان واقعات کو اسی طرح گزر جانے دے اور جو کچھ افغانستان میں ہو رہا ہے' مجھے کامل یقین ہے کہ اس کا تعلق ماضی قریب میں ہونے والے واقعات سے نہیں بلکہ ماضی بعید میں ہونے والے واقعات سے ہے۔ ان واقعات سے ہے جن کا آغاز حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت سے ہوا۔ پس ان کے لئے دعا میں خاص طور پر یہ پہلو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے اس قوم کی بخشش طلب کرنی چاہئے۔ اور بخشش کا تعلق توبہ سے ہوا کرتا ہے' اس لئے محض وقتی طور پر یہ دعا نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اِن کو اس مصیبت سے بچائے۔ اِس معاملے کی پاتال تک پہنچیں' سمجھیں کہ کیوں اِن پر یہ عذاب نازل ہو رہا ہے اور خدا سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس توبہ کی توفیق عطا فرمائے' جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ بخشش فرمایا کرتا ہے اور درگزر سے کام لیا کرتا ہے اور ان کی تقدیر بدلے' دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی ان کی تقدیر بدل جائے۔

افغانستان جس قوم پر مبنی ہے' اس میں بہت ہی عظیم طاقتیں موجود ہیں۔ کمزوریاں بھی ہیں' بعض خامیاں بھی ہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر افغان قوم احمدی ہو تو اس کے نتیجے میں روس میں احمدیت کے داخل ہونے کے عظیم مواقع پیدا ہوں گے اور کوئی اور قوم اس مقام پر نہیں ہے کہ روس میں اس شدت کے ساتھ اور گہرے رسوخ کے ساتھ تبلیغ کر سکے' جتنی افغان قوم کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ غیر معمولی توفیق حاصل ہے۔ یعنی بنیادی طور پر' خلقی طور پر اُن کو یہ توفیق حاصل ہے خواہ ظاہر ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو تو میری نظر اس دعا کے وقت یہاں تک محدود نہیں کہ اگلے چند سال اِن پر مصیبتیں نہ پڑیں۔ میری نظر بہت دور تک پہنچ رہی ہے۔ اور یہ اس لئے میں آپ کو سمجھا رہا ہوں تاکہ آپ کی دعاؤں میں اسی نسبت سے زیادہ سنجیدگی ہو اور زیادہ بے قراری ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے روس میں عظیم انقلاب کی خبریں دی ہیں۔ اب ہم آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں

کہ کسی وقت وہ انقلاب رونما ہو جائے گا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرلیں کہ بس خود بخود ہوگا' یہ درست نہیں ہے۔ کام تو لازماً خدا نے کرنے ہیں لیکن ہمیں کوشش کا حکم ہے۔ اور کوشش میں حکیمانہ طور پر حالات کا جائزہ لینا بھی شامل ہے۔ چنانچہ روس کے اردگرد کے حالات پر جہاں تک میں نے نظر ڈالی ہے۔

میرے نزدیک سب سے اہم رستہ روس میں تبلیغ اسلام کا افغانستان کا ہے۔

اگر افغانستان بدامنی کا شکار ہو جائے یا خدا کے عذاب کے نیچے آکر ہلاک ہو جائے تو اس سے بنی نوع انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ ایک سزا ہے بس جو پوری ہو گی لیکن اگر اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دے' ان کے اندر اصلاح پیدا کرکے ان کو توبہ کی توفیق بخشے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسلام کے لئے بہت ہی عظیم الشان کامیابیوں کا آغاز ہو جائے گا اور روس میں پھر جس شدت کے ساتھ تبلیغ چلے گی' وہ کسی اور ذریعہ سے مجھے ممکن نظر نہیں آتی۔ میں اُمید رکھتا ہوں کہ اس پہلو کو پیش نظر رکھ کر

جماعت افغانستان کے لئے اور اپنے افغان بھائیوں کے لئے خاص طور پر دُعا کرے گی۔

آخر پر عرب دُنیا کے لئے میں دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔ عربوں سے جہاں تک ہمارا واسطہ پڑا ہے' ہم نے محسوس کیا ہے کہ بہت شریف النفس لوگ ہیں۔ مظلوم ہونے کی وجہ سے ان کے ردّ عمل بہت سخت ہوتے ہیں' اس لئے کوئی TRRORIST بن گئے کوئی اور کئی قسم کی تخریب کار تنظیموں میں بھی شامل ہوئے۔ بے چینی کا اظہار جس طرح کسی سے بن پڑا اس نے کیا لیکن بنیادی طور پر یہ قوم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی وارث ہے' وہی خون اس قوم میں دوڑ رہا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی مقدس رگوں میں دوڑا کرتا تھا۔ اس نسبت سے بھی یہ ہمیں پیارے ہیں اور ہمیشہ پیارے رہیں گے اور اس پہلو سے بھی کہ ان میں اس شرافت کے آثار باقی ہیں' مٹی نہیں ہے۔ جہاں جہاں بھی عربوں سے واسطہ ہوا ہے یورپ میں یا امریکہ میں یا دوسری جگہوں پر وہاں ہم نے دیکھا ہے کہ مخالفت کے باوجود طبیعت میں گہری سعادت پائی جاتی ہے اور جب حق دیکھ لیتے ہیں تو فوراً قبول کرتے ہیں اور بڑی تیزی سے اس میں ترقی کرتے ہیں۔ اس لئے اگلی صدی سے پہلے پہلے ہمیں حتی المقدور کوشش کرنی چاہیئے کہ عربوں میں سے کثرت کے ساتھ احمدی ہوں اور احمدیت کا پیغام ان لوگوں تک اس طرح پہنچ جائے کہ جس کے نتیجہ میں اگر آج نہیں تو کل' آخر یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جائیں۔

عرب قوم اگر احمدی ہو جائے تو ساری دُنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا ہو جائے گا۔

اس وقت خدا تعالیٰ نے ان کو حیرت انگیز اندرونی توفیقات عطا فرمائی ہوئی ہیں' مادی وسائل کے لحاظ سے بھی اور روحانی وسائل کے لحاظ سے بھی غیر معمولی قربانی کا جذبہ رکھتے ہیں' خلوص رکھتے ہیں اور جو بگڑے ہیں یہ سطحی طور پر بگڑے ہوئے ہیں۔ بنیادی طور پر اسلام سے محبت ابھی تک موجود ہے۔ اس لئے عربوں کو بھی خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور جہاں تک عرب علماء کا تعلق ہے شاذ ہی ایسے ہوں گے کہ جن کے متعلق آپ یہ کہہ سکیں کہ یہ شریر ہیں۔ ہماری اکثریت عرب علماء کی شریف ہے اور اس قسم کے دو چار علماء نہیں جس قسم کے علماء سے ہمیں ... لوگوں کو واسطہ پڑتے ہیں۔ بڑی قربانی کرنے والے ہیں۔ ان

ہیں لیڈر شپ کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ اپنی نیتوں میں خالص ہیں۔ اپنے اعمال میں جہاں تک ممکن ہے یہ تقویٰ اختیار کرنے والے لوگ ہیں۔ غلطی خوردہ ہیں تو یہ الگ بات ہے لیکن یہ کہنا کہ یہ لوگ بد اور شریر ہیں' نعوذ باللہ من ذالک یہ بالکل درست نہیں ہے' ناجائز بات ہے اس لئے ایسا اچھا انسانی مواد اور ایسا قیمتی انسانی مواد ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے۔ جس تک ہمیں ابھی تک دسترس نہیں ہوئی اس لئے جہاں جہاں بھی احمدی موجود ہیں وہ عربوں سے اپنے تعلقات کو بڑھائیں' یہ بھی میں جانتا ہوں کہ ان میں سے بعض بڑی جلدی مشتعل ہونے والے بھی ہوں گے لیکن خالصتاً اس لئے کہ لوگوں نے ان کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا کر رکھی ہیں لیکن جماعت کی طرف سے اب بہت سا ایسا لٹریچر شائع ہو چکا ہے عربی زبان میں کیسٹس تیار ہیں' ویڈیوز ہیں۔ ایک رسالہ "التقویٰ" جاری ہوا ہے کہ ان سب وسائل کو اگر جماعت استعمال کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت تیزی کے ساتھ عربوں کے اندر حیرت انگیز انقلاب برپا ہو گا۔ جہاں جہاں جماعت نے رابطہ کیا ہے وہاں نیک نتیجے نکل رہے ہیں اس لئے کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ اگر میں ویسے جائزہ لے کر ایک نتیجہ نکالتا' وہ بھی یہی ہوتا لیکن میرا تجربے کا جائزہ بھی یہی بتا رہا ہے کہ یہ جو نتیجہ ہے یہ حقیقی ہے۔ اس لئے زیادہ سنجیدگی کے ساتھ عربوں کے ساتھ اپنے محبت کے تعلقات قائم کریں۔

تبلیغ کے لئے ضروری نہیں ہوا کرتا کہ ملتے ہی پیغام رسانی شروع کر دی جائے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ حکمت سے کام لو۔ عرب قوم میں جو خوبیاں ہیں' ان خوبیوں کی راہ سے آپ ان میں داخل ہوں۔ بڑے سخی لوگ ہیں۔ بہت مہمان نواز ہیں اور اسی طرح سخاوت کی قدر کرنے والے اور مہمان نوازی کی قدر کرنے والے ہیں۔ امیر سے امیر آدمی کو اگر ایک غریب آدمی بھی ایک پیالی چائے کی محبت سے پیش کرے تو یہ اس کے سامنے ہمیشہ احسان مندی کا اظہار کرتے رہیں گے۔ بہت جلدی دل جیتے جا سکتے ہیں تو ان سے پہلے پیار اور محبت کا تعلق قائم کریں کیونکہ جب تک پیار اور محبت کا تعلق قائم نہیں ہوگا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے پیغام کو نفرت کی نگاہ سے جانچنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور وہ نگاہ ہمیشہ غلط نتیجہ نکالتی ہے۔ اس لئے

آپ ایک پہلی مہم کے طور پر دُعا اور دوسری مہم کے طور پر عربوں سے وسیع تعلقات قائم کرنے اور تیسری مہم کے طور پر جماعت نے اب تک عربوں کے لئے جو لٹریچر تیار کیا ہے یا دوسرے ذرائع اختیار کئے ہیں' ان سب سے استفادہ کی کوشش کریں

تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ اور بھی جو اُمور خاص طور پر اگلی صدی سے پہلے تیاری کے سلسلے میں میرے ذہن میں آئیں گے میں آپ کے سامنے رکھوں گا لیکن میں اُمید رکھتا ہوں کہ جو باتیں میں نے آپ سے کہی ہیں' ان پر گہری سنجیدگی' خلوص کے ساتھ عمل شروع کر دیں گے۔ آخری بات پھر یہی کہ دُعا سے غافل نہ ہوں۔ ہمارے سارے کام دُعا سے بننے ہیں ورنہ ہم بہت ہی کمزور' بہت ہی حقیر' بہت ہی ناطاقت اور بے حیثیت لوگ ہیں۔ دُعا ہی ہے جس نے ہماری حیثیت بنانی ہے' ہمیں زمین سے آسمان پر اُٹھا دینا ہے۔ غالب کہا کرتا تھا کہ شاہ کا مصاحب ہونے کی وجہ سے

میری قدر ہو رہی ہے ورنہ دگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے۔

تو آپ ہیں کون' ہم کون ہیں' ہماری اگر آبرو ہے تو خدا سے تعلق کی وجہ سے آبرو ہے۔ اس تعلق کو بڑھائیں تو ساری دُنیا میں آبرو ہو گی ورنہ ہماری کوئی بھی حیثیت اور کوئی بھی

چودھویں صدی ھجری کا اختتام

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام

مرتبہ: محمد اعظم اکسیر

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام

شیعہ اور سنی احادیث و روایات میں یہ بات مسلم ہے کہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات سید نا و سید ولد آدم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اس کے تمام ادیانِ عالم پر کامل غلبہ کے لئے اپنے ایک خاص روحانی فرزندِ جلیل کے ظہور کی خبر دی۔ بعض احادیث میں اسے مسیح ابن مریم اور بعض میں امام المہدی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ تاہم وہ ہے ایک ہی شخصیت۔ حدیث میں ہے۔

يُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ يَلْقٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اِمَامًا مَهْدِيًّا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ مصری)

یعنی قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ ہو عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کرے۔ اس کے امام مہدی ہونے کی حالت میں۔ اسی طرح از روئے احادیث عیسیٰ ابن مریم کے سوا کوئی المہدی نہیں وَلَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (ابن ماجہ)

اس مسیح و مہدی یا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی یقینی بشارتیں دیں اور حکم دیا کہ "جب وہ آئے تو جاکر اس کی بیعت کرو خواہ برف کے اوپر سے گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے۔"

نیز فرمایا کہ

"اُسے میری طرف سے سلام کہنا۔"

(ابو داؤد۔ بحار الانوار)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ آپؑ ہی وہ موعود امام مہدی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق عین وقت پر ظاہر ہوئے جب کہ کسی دوسرے شخص نے ایسا کوئی دعویٰ نہ کیا۔ آپ نے فرمایا ہے

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا!

وقتِ موعود۔ چودھویں صدی ہجری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مشابہت (سورۃ المزمل ع ۱) اور اُمتِ محمدیہ کے خلفاء کی سابق (اُمتِ موسوی کے) خلفاء سے مشابہت (سورۃ النور ع ۷) کا تقاضا تھا۔ کہ جس طرح موسوی مسیح (عیسیٰ ابن مریم) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی کے سر پر آئے اسی طرح اُمتِ محمدیہ کے مسیح (امام مہدیؑ) بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوں۔

احادیث اور وقتِ موعود

(۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَمِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً يَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَهْدِيَّ۔

(النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک ہزار دوسو چالیس سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالےٰ امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

(۲) ایک اور حدیث بیان کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عَلٰى رَأْسِ الْاَلْفِ وَثَلٰثِ مِائَةٍ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ کہ تیرھویں صدی کے سر پر سورج مغرب سے طلوع کرے گا۔ اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ سورج سے مراد مہدی آخر الزمان ہے۔

(دبستانِ مذاہب صفحہ ۳۵۵ مطبوعہ ۱۳۲۴ھ)

(۳) حدیث اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ کی تشریح میں مشہور امام اہل سنت حضرت مُلّا علی القاریؒ فرماتے ہیں:۔

وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اللَّامُ فِي الْمِائَتَيْنِ لِلْعَهْدِ اَيْ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ وَهُوَ الْوَقْتُ لِظُهُوْرِ الْمَهْدِيِّ۔

(مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۸۵ و مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۷۱)

یعنی حدیث نبویؐ کہ نشاناتِ مہدی دو سو سال بعد ہوں گے۔ اس سے مراد ہے کہ ہجرتِ نبویؐ سے ایک ہزار سال گزرنے کے بعد دو صدیاں اور گزریں گی یعنی بارہ سو سال بعد نشانات ظاہر ہوں گے اور وہی ظہورِ مہدی کا وقت ہے۔

(۴) "حدیث مجددین" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر صدی کے سر پر خدا مجددین مبعوث کرتا رہے گا۔

(ابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۱۲) مشہور کتاب حجج الکرامہ مطبوعہ ۱۲۹۱ھ میں تیرہ صدیوں کے مجددین کی ایک فہرست کے بعد لکھا ہے کہ چودھویں صدی شروع ہونے میں دس سال باقی ہیں اگر مہدی و عیسیٰ کا ظہور ہو جائے تو وہی چودھویں صدی کے مجدد و مجتہد ہوں گے۔ (صفحہ ۱۳۹)

بزرگانِ اُمت اور وقتِ موعود

(۱) ا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"بہت سے اہل کشف مسلمانوں میں سے جن کا شمار ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوگا۔ اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے اور نیز خدا تعالےٰ کی کلام کے استنباط سے بالاتفاق یہ کہہ گئے ہیں کہ مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی کے سر سے ہرگز ہرگز تجاوز نہ کریگا۔ اور ممکن نہیں کہ ایک گروہ کثیر اہل کشف کا کہ جو تمام اوّلین و آخرین کا مجمع ہے وہ سب جھوٹے ہوں۔ اور ان کے تمام استنباط بھی جھوٹے ہوں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۹)

(۲) علامہ الشعرانی المتوفی ۹۷۶ھ نے اپنی کتاب "الیواقیت والجواھر" میں فرمایا ہے: "مولدہٗ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَمِائَتَيْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ" (نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار للشیخ الشبلنجی) کہ امام مہدیؑ کی پیدائش ۱۲۵۰ھ میں ہوگی۔

(۳) گوینند شاہ ولی اللہ محدثؒ دہلوی تاریخ ظہور او در لفظ "چراغ دین" یافتہ و بحساب جمل عدد آں یک ہزار دو صد شصت و ہشت شود۔

(حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ صفحہ ۳۹۴) کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے امام مہدی علیہ السلام کی تاریخ ظہور لفظ "چراغ دین" میں بیان فرمائی جو کہ حروف ابجد کے لحاظ سے ایک ہزار دو صد اڑسٹھ (۱۲۶۸ھ) ہوتے ہیں۔

(۴) بارھویں صدی کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کو خود خدا نے علم دیا تھا کہ "اَلْمَهْدِيُّ تَهَيَّأَ لِلْخُرُوْجِ" امام مہدی آنے کو تیار ہے۔

(تفہیمات جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

(۵) "بعض از مشائخ و اہل علم گفتہ اند کہ خروج او بعد از دوازدہ صد سال از ہجرت شود و رنہ از سیزدہ صد تجاوز نہ کند"

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴)

یعنی بعض مشائخ اور اہل علم کے نزدیک امام مہدیؑ کا ظہور بارہ سو سال ہجری کے بعد ہوگا۔ لیکن تیرہ سو سال سے تجاوز نہیں کریگا۔

(۶) نواح دہلی میں قریباً آٹھ سو سال پہلے ایک باکمال اور صاحب کشف و کرامات بزرگ نعمت اللہ ولیؒ گزرے ہیں۔ ان کے مشہور فارسی قصیدہ میں آخری زمانے کے حالات مذکور ہیں۔ انہوں نے "غ ر" یعنی بارہ سو سال ہجری کے بعد اہم واقعات رونما ہونے کا ذکر کرکے فرمایا ہے

مہدیٔ وقت و عیسیٔ دوراں
ہر دو را شہسوار می بینم

یعنی اس وقت کے مہدی و عیسیٰ کو ہی شہسوار دیکھتا ہوں۔ (اربعین فی احوال المہدیین مطبوعہ ۱۲۶۸ھ اصلی قصیدہ شائع کردہ مکتبہ پاکستان لاہور)

(۷) امام مہدی علیہ السلام کے لئے مخصوص آسمانی نشان "چاند و سورج گرہن" کے متعلق ملتان کے ایک مشہور ولی بزرگ حضرت شیخ محمد عبدالعزیز پرہاروی کا مشہور شعر ہے ے

در سنِ "غاشی" ہجری دو قران خواہد بود
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

کہ "غاشی" کے عدد یعنی ۱۳۱۱ھ میں یہ دو گرہن ہوں گے جو مہدی اور دجال کے ظہور کا نشان ہوں گے

(۸) حضرت شیخ محی الدین ابن العربیؒ المتوفی ۶۳۸ھ نے فرمایا:-

"وَ یَکُوْنُ ظُهُوْرُہٗ بَعْدَ مَضِیِّ خ ف ج بَعْدَ الْهِجْرَۃِ"

یعنی امام مہدی کا ظہور ہجرت کے بعد خ ف ج کے گذرنے پر ہوگا۔ (مقدمہ ابن خلدون ص ۳۵۵ ترجمہ از مولانا سعید حسن خان یوسفی فاضل الٰہیات اصح المطابع کراچی)

ہجرت کے حروف کی مقدار ۶۰۸ اور خ ف ج کی ۶۸۳ بنتی ہے۔ گویا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ۶۰۸ + ۶۸۳ = ۱۲۹۱ھ میں ہوگا۔

(۹) الشیخ علی اصغر البروجردی (بڑے بڑے خطابات کے حامل اور بہت سی کتب کے مصنف) اپنی کتاب "نور الانوار" ص ۲۱۵ پر لکھتے ہیں:- ے

اندر "غرغیٰ" اگر بمانی زندہ
ملک و ملت و دین بر گردد

یعنی سال غرغی میں اگر تو زندہ رہا تو ملک، بادشاہت اور ملت و دین میں انقلاب آجائے گا۔ غرغی کے اعداد بحساب ابجد ۱۲۹۰ھ ہوتے ہیں۔ ("امام مہدی کا ظہور" از محمد اسد اللہ کاشمیری ص ۱۵۳)

(۱۰) غرب ملکوں کے دورہ پر وہاں کے علماء کا امام مہدی کے لئے انتظار دیکھ کر خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں:-

"کیا عجب ہے کہ یہ وہی وقت ہو اور ۱۳۳۰ھ میں سنوسی کی خبر کے مطابق حضرت امام مہدی کا ظہور ہو جائے اور اگر وہ وقت ابھی نہیں آیا تو ۱۳۳۵ھ تک تو ظہور بالکل یقینی ہے۔ کیونکہ متعدد بزرگوں کی پیشگوئیوں کو ملایا جائے تو ۱۳۳۵ھ تک سب کا اتفاق ہو جاتا ہے" (شیخ سنوسی اور ظہور مہدی آخر الزمان ص آخر)

شدتِ انتظار

جب چودھویں صدی آگئی تو اہل علم مشتاقین امام مہدیؑ کے جلد ظہور کا انتظار کرنے لگے۔ کیونکہ اس کے لئے وقت ظہور تیرھویں صدی کا آخر اور چودھویں صدی کا آغاز ہی مقرر تھا۔

(۱) ابو الخیر نواب نور الحسن خان صاحب نے ۱۳۰۱ھ میں لکھا:-

"امام مہدیؑ کا ظہور تیرھویں صدی پر ہونا چاہئے تھا۔ مگر یہ صدی پوری گذر گئی تو مہدیؑ نہ آئے۔ اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے۔ اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے۔ چار، چھ سال کے اندر مہدی ظاہر ہو جاویں" (اقتراب الساعۃ ص ۲۲۱)

(۲) نواب صدیق حسن خان صاحب کی قلبی خواہش رکھتے تھے کہ ظہور مہدیؑ پر سب سے پہلے وہ ان کو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچائیں۔ (حجج الکرامہ ص ۴۴۹ مطبوعہ ۱۲۹۱ھ)

(۳) ۱۳۰۹ھ میں جناب مولوی شکیل احمد صاحب سہسوانی نے کہا ہے

دینِ احمدؐ کا زمانے سے مٹا جاتا ہے نام
قہر ہے اے میرے اللہ! یہ ہوتا کیا ہے
کسی لئے مہدیٔ برحق نہیں ظاہر ہوتے
دیر عیسیٰؑ کے اُترنے میں خدایا کیا ہے
عالم الغیب ہے آئینہ ہے تجھ پر سب حال
کیا کہوں ملتِ اسلام کا نقشہ کیا ہے
رات دن فتنوں کی بوچھاڑ ہے بارش کی طرح
گر نہ ہو تیری حمایت تو ٹھکانا کیا ہے

(الحق الصریح فی حیاۃ المسیح ص ۱۳۳ طبع ۱۳۰۹ھ)

(۴) فدائے اہل بیت جناب اثر خدا بخاری کا "آ جائیے" کے زیر عنوان کلام ہے

اے جانشینِ احمدِ مختار آ جائیے
اے وارثِ دارِ حیدرِ کرار آ جائیے
دینِ خدا کے قافلہ سالار آ جائیے
دینِ نبیؐ کے مونس و غمخوار آ جائیے
پھر لیورشیں ہیں ہم پہ یہود و ہنود کی
پھر در پئے ستم ہیں یہ کفار آ جائیے
گھیرا ہوا ہے قوم کو فسق و فجور نے
مٹنے کو اب ہیں دین کے آثار آ جائیے
لب حلق سے بڑھ گئی ہیں مظالم کی سختیاں
جتنا بھی جلد ہو سکے سرکار آ جائیے
اب انتظار کرتے ہوئے تھک گئے ہیں ہم
ڈھلنے لگا ہے سایۂ دیوار آ جائیے
اب آ بھی جائیے گا مرے منتظر امام
مدت سے منتظر ہیں عزادار آ جائیے
ارمانِ دید شوقِ زیارت لئے ہوئے
بیٹھے ہوئے ہیں طالبِ دیدار آ جائیے

(شیعہ رسالہ "معارف اسلام" صاحب الزمان نمبر ص ۳۶)

ظہورِ مہدیٔ آخر الزمان کی نشانیاں

٭ ۱۸۹۴ء کے رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ میں حسب پیشگوئی سورج اور چاند گرہن لگا جو صداقت مہدی پر قطعی دلیل ہے۔

٭ حدیث مجدّدین کے مطابق چودھویں صدی کا مجدّد لازمی تھا۔ بزرگانِ اُمت نے مسیح موعود امام مہدیؑ کو ہی چودھویں صدی کا مجدد قرار دیا۔ ٭ نئی نئی سواریاں جہاز، ٹرین اور موٹریں ایجاد ہوئیں جس سے اونٹنیاں بیکار ہوگئیں۔ ٭ دریا پھاڑے گئے ٭ نہریں جاری ہوئیں ٭ پہاڑ توڑے گئے ٭ طاعون پھیلی ٭ زلزلے آئے۔ ٭ دُم دار ستارہ نکلا ٭ جھوٹ عام ہوگیا ٭ قحط پڑے ٭ دخانی جہاز نکلے ٭ بد اخلاقیاں عروج کو پہنچیں ٭ چھاپہ خانے کثرت سے بنے ٭ ٹڈی دل آئے ٭ ناگہانی موتیں ہونے لگیں ٭ ماں باپ سے بدسلوکی ہونے لگی ٭ اخلاقی و تمدنی بگاڑ پیدا ہوا ٭ مزدوروں کی طاقت بڑھی ٭ مشرق و مغرب میں قیام تعلقات ہوا ٭ عربوں پر تنعم کا دور آئے۔ ٭ دجال پوری تفصیل کے ساتھ ظاہر ہوا ٭ یاجوج و ماجوج روس اور امریکہ کی صورت میں ظاہر ہوئے ٭ زمین نے اپنے خزائن اگلے ٭ مغربی اقوام روحانی آنکھ سے محروم ہوئیں ٭ مسلمانوں کے ۷۳ فرقے بن گئے ٭ مخفی علوم ظاہر ہوئے ٭ علماء کی حالت ایک دوسرے کی نظر میں ناگفتہ بہ ہوگئی۔ ٭ حج بیت اللہ سے روکا گیا۔ ٭ عیسائیت کا انتہائی غلبہ ہوا۔

نشانیاں پوری ہوگئیں

(الف) شیعہ مسلک کی ایک مشہور کتاب میں لکھا ہے:-

"اب ۱۲۷۹ھ ہجری ہے کہ یہ تمام نشانیاں بکمال پوری ہو چکی ہیں بلکہ کئی درجہ زیادہ" (نور الانوار ص ۱۲۹)

(ب) سنی مسلک کی کتاب اقتراب الساعۃ میں ظہور مہدی کی انتہائیوں کے بارے میں لکھا ہے:-

"اشاعۃ میں ہی ہے کہ "قَدْ مَضٰی صُوْحُوْدٌ ذٰلِکَ فِی الْمِائَۃِ الْعَاشِرَۃِ وَ مَا فِیْھَا وَ قَدْ کَادَتْ اَنْ تَبْلُغَ الْغَایَۃَ اَوْ قَدْ بَلَغَتْ۔" یہ بات تو ۱۰۷۶ھ میں کہی گئی تھی۔ اب ۱۳۰۱ھ میں رہی سہی نشانیاں بھی ظاہر ہوگئیں۔ (اقتراب الساعۃ ص ۹۵)

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام

چودھویں صدی کے مجدد موعود اقوام عالم حضرت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں۔ سرور کائنات اور بزرگانِ اُمت کی پیشگوئیاں سچی نکلیں۔ مختلف بشارتوں کے عین مطابق وہ دمشق سے جانب شرق ہندوستان کی بستی کدعہ (قادیان) میں ۱۲۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۲۶۸ھ میں جوان ہوئے۔ ۱۲۹۰ھ میں بعمر چالیس سال وحی و الہام سے مشرف ہوئے

(باقی ملاحظہ کریں ص ۱۴ پر)

(قسط سوم)

صد سالہ جشنِ تشکر کے اغراض و مقاصد

اور

اس کا پروگرام

تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان - بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۸ء

آج ہم محض خدا کے فضل و کرم کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت پر سورج غروب نہیں ہو سکتا۔ اور اسی جذبے سے سرشار ہو کر اب ہم جماعت کی پہلی صدی کو جو ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو ختم ہو رہی ہے، الوداع کرنے اور نئی صدی کا جو انشاء اللہ العزیز یقیناً غلبۂ اسلام کی صدی ہے استقبال کرنے جا رہے ہیں۔

تو آئیے! اب ہم صد سالہ جشن تشکر کے اہم منصوبہ کے خط و خال کا کچھ ذکر کریں اور دنیا کو بتائیں کہ کس طرح یہ جشن ہم منا رہے ہیں۔

تاریخ احمدیت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی پہلی صدی مکمل ہونے پر ایک شایانِ شان جوبلی منانے کی خواہش کا اظہار اوّلاً سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ حضور رضی اللہ عنہ کے قلب صافی میں موجزن اس پاکیزہ خواہش کا ذکر کرتے ہوئے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

"۱۹۳۹ء میں خلافت ثانیہ کی برکات پر ربع صدی کے عرصہ کی تکمیل ہونے کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں شکرانہ کے طور پر خلافت جوبلی منانے کی اجازت کی درخواست گزارش کی گئی۔ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا خلافت کی جوبلی منانے میں تو شاید مجھے تامل ہوتا۔ لیکن ۱۹۳۹ء میں ہی سلسلہ کے بھی پچاس سال پورے ہوں گے۔ اس لحاظ سے جوبلی منانے کی اجازت ہے۔ اور اس سلسلے میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ سلسلہ کے سو سال پورے ہونے پر بڑی شان سے جوبلی منانا۔"

(دیباچہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم)

اسی ضمن میں حضور رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۸ء میں جماعت کو دوبارہ تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"سو سال کی جوبلی بڑی جوبلی ہوتی ہے۔ جب جماعت کو وہ دن دیکھنے کا موقعہ ملے تو اس کا فرض ہے کہ وہ یہ جوبلی منائے ...... اس کے بعد جو لوگ زندہ رہیں گے وہ انشاء اللہ وہ دن بھی دیکھ لیں گے جب ساری دنیا میں احمدی ہی احمدی ہوں گے۔"

(الفضل ۱۶ فروری ۱۹۵۸ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اس پاکیزہ دلی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نافلہ موعود سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو جلسہ سالانہ ربوہ کے اختتامی اجلاس میں "صد سالہ احمدیہ جوبلی" کے نام سے جماعت کے سامنے ایک ولولہ انگیز تحریک رکھی اور فرمایا:-

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ خواہش تھی کہ جماعت صد سالہ جشن منائے یعنی وہ لوگ جن کو سَو واں سال دیکھنا نصیب ہو وہ صد سالہ جشن منائیں۔ اور میں اپنی بھی اس خواہش کا اظہار کرتا ہوں کہ صد سالہ جشن منایا جائے۔"

(بدر ۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء)

پھر آپ نے اس عظیم الشان جشن کی تیاری کا اعلان کرتے ہوئے آج سے پندرہ سال قبل فرمایا تھا:-

"صد سالہ جشن دو اغراض کے ماتحت منایا جا رہا ہے۔ ایک غرض تو یہ ہے کہ جماعت مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے ہمیں اپنی رحمتوں اور برکتوں اور نصرتوں سے نوازا۔ اور دوسری غرض یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز کے ساتھ سر جھکاتے ہوئے اپنے اس عزم کا عہد کریں کہ اے ہمارے رب! ہم نے گزشتہ صدی میں اپنی حقیر قربانیاں تیرے حضور پیش کیں اور تو نے ہماری ناچیز قربانیوں کو قبول فرما کر اپنی نصرت سے نوازا۔ ہم اپنی کمزوریوں کے باوجود تیرے حضور یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم تیرے ہی فضل سے اور تیری ہی دی ہوئی توفیق سے آئندہ صدی میں بھی قربانیاں کرتے چلے جائیں گے اور اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کے لئے عظیم الشان منصوبے کو بروئے کار لانے میں کوشاں رہیں گے۔"

"پس حمد اور عزم دو لفظ ہیں جن کا مظاہرہ ۱۹۸۹ء میں ہماری جماعت کی طرف سے صد سالہ جشن کے موقع پر ہوگا۔"

پھر اس عظیم الشان جشنِ صد سالہ کے لئے ایک ہمہ جہتی ولولہ انگیز منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

✱ — تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے دنیا کے مختلف اہم ممالک میں مزید عالیشان مساجد کی تعمیر اور فعّال تبلیغی و تربیتی مراکز کا قیام۔

✱ — بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے زندگی بخش روحانی پیغام سے روشناس کرانے کے لئے دنیا کی اہم زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت اور کم و بیش ایک سَو زبانوں میں اسلامی لٹریچر تیار کر کے اس کی منصوبہ بند تقسیم۔

✱ — اشاعتِ لٹریچر کے لئے تین جدید تکنیک کے معیاری پریسوں کا قیام۔

✱ — صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر اکنافِ عالم سے مرکزِ احمدیت میں آنے والے غیر ملکی وفود کی رہائش کے لئے جدید طرز کے گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر۔

✱ — تمام نوعِ انسان کو اُمتِ واحدہ بنانے کے لئے بین الاقوامی سطح پر افرادِ جماعت کے درمیان رابطہ قائم کرنے کی غرض سے قلمی دوستی۔ البموں اور ویڈیوز کے تبادلہ۔ ایمیچور ریڈیو کلب اور ٹیلیکس سسٹم کا فروغ۔

✱ — اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے ایک انتہائی طاقتور ریڈیو سٹیشن کا قیام وغیرہ۔

پھر جشن صد سالہ سے قبل ان تمام اہم پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آج سے پندرہ سال پہلے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین جماعت کے سامنے ایک تو نفلی عبادات، دعاؤں اور ذکر الٰہی کا عظیم روحانی پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔ جس پر مسلسل پندرہ سالوں سے جماعت کاربند چلی آ رہی ہے، اور دوسرے' اڑھائی کروڑ روپے کے مطالبہ پر مشتمل مالی قربانی کی تحریک فرمائی اور ساتھ ہی یہ اُمید ظاہر فرمائی کہ خدا تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے گا کہ وہ پانچ کروڑ تک پیش کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے کی زبان سے جاری ہونیوالی اس بابرکت تحریک کو ایسی غیر معمولی قبولیت عطا فرمائی کہ شمع خلافت کے پروانوں نے اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۲½ کروڑ کے مطالبہ کے بالمقابل گیارہ کروڑ کے وعدے پیش کر دیئے۔ بفضلہ تعالیٰ اب یہ وعدے اپنی ادائیگیوں کے آخری مراحل سے گزر رہے ہیں۔ صد سالہ جشن تشکر کا مضمون نامکمل رہے گا، اگر اس عظیم الشان منصوبہ میں اس غریب جماعت کی عظیم مالی قربانی کا کچھ ایمان افروز تذکرہ نہ کروں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کے بعض وہ شیر خوار بچے بھی اس قربانی میں شامل ہیں جو آج سے پندرہ سال پہلے جب یہ تحریک شروع ہوئی تھی صرف ایک دو سال کی عمر کے تھے اور ان کے والدین نے انہیں اس بابرکت تحریک میں شامل کر لیا تھا۔ پھر جماعت کے نوجوان۔ بوڑھے اور عورتیں سب ہی اس مالی قربانی میں شامل ہیں۔ بعض نے اپنے حالات کا جائزہ لے کر اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ابتداء میں بڑے بھاری وعدے کئے لیکن بعد میں اُن کے حالات ناگفتہ بہ

ہو گئے لیکن انہوں نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔ چنانچہ ۱۹۷۴ء میں بعض احمدیوں کی ۳۰-۲۰ لاکھ کی املاک کا نقصان ہوا: اور وہ بالکل تہیدست ہو گئے لیکن پھر بھی انہوں نے اپنے وعدے کم نہیں کئے۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ چند سال کے اندر اندر نہ صرف ان کے نقصان کی تلافی ہو گئی بلکہ ان کے مالی حالات پہلے سے بہتر ہو گئے۔ مثالیں تو بہت ہیں میں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ جوبلی فنڈ میں سب سے گرانقدر وعدہ غالباً حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کا تھا۔ اور زندگی کے آخری سالوں میں دو لاکھ پاؤنڈ آپ کے ذمہ واجب الادا تھا۔ جس کے لئے آپ رضی اللہ عنہ بہت فکر مند تھے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست بھی کرتے رہے۔ آپ کی ایک بڑی رقم ایک غاصب کے قبضہ میں چلی گئی تھی۔ جہاں سے اس رقم کی واپسی کا بظاہر کوئی امکان نہیں تھا۔ دوسری طرف حضرت چوہدری صاحب کے پاس جوبلی فنڈ کی بھاری واجب الادا رقم کی ادائیگی کا اسی پھنسی ہوئی رقم پر مدار تھا اور اُدھر زندگی کا رشتہ دن بدن کمزور ہوتا جارہا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پیارے امام کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے آپ کو رویاء میں بتادیا تھا کہ ان کے اس بوجھ کو اتارے بغیر اپنے پاس نہیں بلایا جائے گا۔ حضور انور نے لندن تشریف لے جانے کے بعد قابل وکلاء کے ذریعے اس کیس کی پیروی کروائی اور محض خدا کے فضل سے وہ رقم جس کی واپسی کا کوئی امکان نہیں تھا معجزانہ طور پر نکل آئی اور دو لاکھ پاؤنڈ سے زائد رقم مل گئی اور یوں آپ کا جوبلی فنڈ کا وعدہ بے باق ہو گیا ۔۔۔۔ تو خدا تعالیٰ اپنے پیارے وفادار بندوں سے اس رنگ میں بھی پیار کا سلوک فرماتا ہے کہ ان کے اوپر کسی قسم کا داغ نہیں رہنے دیتا عدم ایفائے عہد کا۔

پس اب جبکہ صد سالہ جشن تشکر کے شروع ہونے میں صرف تین ماہ کا (اب تو صرف چند دنوں کا) عرصہ باقی رہ گیا ہے، جوبلی فنڈ کے اگر کوئی بقایادار رہ گئے ہوں تو ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ وہ اپنے وعدوں اور ادائیگی کا جائزہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں اور پھر پوری وفاداری اور صدق دلی سے اقدام کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور انہیں شرمندگی سے بچائے گا اور اپنے فضل سے سرخرو فرمائے گا۔ خدا کرے کہ ہم میں سے کسی کا نام بقایاداروں میں نہ رہ جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس بابرکت منصوبہ کے تحت ان پندرہ سالوں میں جماعت کی مساعی کو جو شیریں پھل لگے ہیں اس کی مختصر تفصیل اس طرح ہے:-

☆ — سویڈن۔ ناروے۔ سپین۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ جاپان۔ برطانیہ۔ اٹلی۔ امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ مغربی جرمنی۔ جنوبی امریکہ اور بھارت۔ میں دو درجن سے زائد مزید مساجد اور نئے تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔

☆ — دنیا کی ۵۲ اہم زبانوں میں مکمل قرآن کریم کے تراجم اور ۱۱۷ زبانوں میں قرآن کریم کی تین سو منتخب آیات۔ منتخب احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور منتخب ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تراجم شائع کئے جارہے ہیں۔ نیز بنیادی اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کا کام تیزی سے جاری ہے۔

☆ — عیسائی دنیا پر اتمام حجت کی غرض سے "حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر لندن میں ایک عالمگیر کسر صلیب کانفرنس منعقد ہو چکی ہے۔

☆ — باہمی رابطہ کے لئے ایک درجن سے زائد ممالک میں ٹیلیکس کا نظام قائم ہو چکا ہے۔

☆ — دنیا بھر میں منعقد ہونے والی اہم جماعتی تقاریب کی ویڈیوز اور البم تیار کر کے ان کا باہمی تبادلہ شروع کر دیا گیا ہے

☆ — مرکز احمدیت ربوہ میں غیر ملکی وفود کی رہائش کے لئے جدید طرز کے آٹھ گیسٹ ہاؤسز تعمیر ہو چکے ہیں۔

☆ — "ادائیگی حقوق طلباء" کے نام سے جاری تعلیمی سکیم کے تحت ایک سو سے زائد ذہین احمدی طلباء اور طالبات کو اعلیٰ تعلیمی وظائف اور گولڈ میڈل بھی صد سالہ جوبلی فنڈ سے ہی دیئے گئے۔

☆ — منارة المسیح پر سنگ مرمر کے سلیب لگوائے گئے۔

اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریک "بیوت الحمد" بھی صد سالہ جشن تشکر کے منصوبے کا ہی ایک حصہ ہے جس کے ذریعے غرباء و مساکین کو مکمل رہائشی مکان بنا کر دیئے جارہے ہیں۔ اور بعضوں کو جزوی طور پر امداد دی جاری ہے۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں نئے یورپین مراکز اور جدید قسم کے کمپیوٹرائزڈ پریس اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ کی مالی تحریکیں بھی صد سالہ جشن تشکر کے منصوبے کا ہی ایک اہم حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ میں دو نئے عظیم مراکز کا قیام عمل میں آچکا ہے اور لندن ٹلفورڈ اسلام آباد میں جدید قسم کے پریس نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

پھر حمد و شکر کا ایک اور تابناک پہلو یہ ہے کہ خدا نے دیکھ کر کہ یہ بے سر و سامان احمدی جن کے پاس نہ تو اتنے وسیع ذرائع ابلاغ ہیں کہ ظاہری اسباب کے ذریعے اسلام کا حسن دنیا پر اس رنگ میں ظاہر کر سکیں جو غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کر سکے۔ خدا نے اس عظیم روحانی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے سامان فرما دیئے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے جماعت احمدیہ کو دی گئی ہے۔ اور اس غرض کے لئے مخالفین کو منفی طاقتوں کے ساتھ کھڑا کر دیا۔ تاکہ دنیا کو ہمارے صبر و حوصلے کا نمونہ دکھائے۔ تاکہ دنیا پر ہماری استقامت کا حسن ظاہر ہو۔ تاکہ اسلام کی اساس کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تئیں ہمارے دلوں میں جو محبت اور والہانہ فدائیت کا جذبہ موجزن ہے، اس کے کرشمے دنیا کو دکھائے۔

چنانچہ ۱۹۷۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جوبلی منصوبہ کا اعلان فرمایا اور مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ متعدد تعمیری۔ تبلیغی اور تربیتی پروگرام بھی جماعت کے سامنے رکھے لیکن اگلے ہی سال یعنی ۱۹۷۴ء سے پاکستان میں جہاں جماعت کا بڑا حصہ آباد ہے، جماعت ایک سخت ابتلاء کے دور میں داخل ہو گئی۔ جو مختلف مراحل سے گزرتا چودہ ۱۴ سالوں پر پھیل گیا۔۔۔ اس دور ابتلاء میں جماعت کو جس عظیم روحانی طاقت کے اظہار کرنے کا موقع ملا، کسی دنیا کو طاقت نہ تھی کہ اس کا مقابلہ کر سکتی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو اپنے اموال کی قربانی دیکر، اپنی عزتوں کی قربانی دے کر، اپنی اولاد کی قربانی دیکر اور خود اپنی جان کی قربانی دیکر حقیقی اسلام کے پرچم کو سربلند رکھنے اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

۱۹۷۴ء کے فسادات میں جماعت احمدیہ کی بیس کروڑ کی املاک کا نقصان ہوا۔ اور ۲۸ احمدی شہید کر دیئے گئے اور اپریل ۱۹۸۴ء کے رسوائے زمانہ آرڈیننس کے نفاذ سے اب تک ۱۶ احمدی جام شہادت نوش کر چکے ہیں اور سینکڑوں افراد قید و بند کی صعوبتیں جھیل چکے ہیں۔ چنانچہ ۱۲۵ احمدیوں کو صرف اپنے آپ کو مسلمان کہنے پر قید کیا گیا۔ ۵۸۸ احمدیوں کو کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر قید کیا گیا۔ ۱۷۸ احمدیوں کو تبلیغ و تقسیم لٹریچر کے جرم میں قیدی بنایا گیا۔ ۳۲۱ احمدیوں کو اپنی مساجد پر کلمہ طیبہ لکھنے پر قید کیا گیا۔ ۲۰۴ احمدیوں کو اذان کہنے کے جرم میں قیدی بنایا گیا۔ ۶۲ احمدیوں کو دیگر شعائر اسلامی کے استعمال کے جرم میں قید کیا گیا۔ اور گزشتہ چار سالوں میں ۴۱۶ احمدیوں کو متفرق جھوٹے الزامات میں ملوث کر کے جیلوں میں گھسیٹا گیا۔ کلمہ طیبہ کے پڑھنے کے جرم میں مجموعی طور پر ۵۲ سال قید اور اٹھہتر ہزار روپے کے جرمانے ہو چکے ہیں۔ السلام علیکم کہنے پر چھ ماہ قید اور پندرہ سو روپے جرمانہ ہو چکا ہے۔!

ان حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں ریڈیو اور ٹیلیویژن۔ اخبارات و رسائل کے ذریعے اسلام و احمدیت کی ایسی تبلیغ ہوئی اور جماعت احمدیہ کے اسلامی کردار کا ایسا عالمگیر شہرہ ہوا۔ اور جماعت کی تاریخ کا ایک ایسا سنہرا اور روشن باب مرتب ہوا کہ اگر کروڑوں ڈالر بھی ہمارے پاس ہوتے اور ہم انہیں خرچ کر دیتے تب بھی یہ مقصد حاصل نہ ہو سکتا تھا جو خدا نے محض اپنے فضل سے ہمیں عطا فرما دیا ہے۔ الحمد للہ

اس ابتلاء کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے اس قدر افضال و انعامات کی بارش ہوئی ہے کہ اس کو سمیٹنے کے لئے ہمارے دامن استعداد کوتاہ ثابت ہو رہے ہیں۔ اُدھر پاکستان کے احمدی جو براہ راست اس ابتلاء میں ڈالے گئے، ان کی طرف دیکھیں تو ان کے صبر و حوصلہ اور ان کی استقامت کے حسن کو دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں اور بفضلہ تعالیٰ ابتلاء کی اس بھٹی سے وہ کندن بن کر نکل رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اس دور ابتلاء میں خلافت کا سورج جو مغرب سے طلوع ہوا تو جماعت کی مغربی دنیا کو اس نے کیا روشن اور تابناک بنا دیا ہے

ان دو پہلوؤں پر ہی آپ غور کریں تو بے اختیار یہی کہنا پڑتا ہے کہ ؎

اگر ہر بال ہو جائے سخنور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

(باقی)

منقولات

مندرجہ ذیل منقولات سے ظاہر ہے کہ پاکستان کے حکمرانوں نے عظیم الشان نشانات سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا اور وہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف ظلم وستم کے پروگرام بنا رہے ہیں حضور انور کی ہدایات کے مطابق احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعاؤں میں مصروف ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے احبابِ جماعت کو محفوظ رکھے اور ان کو ہدایت دے اور ان کے ظلم کے ہاتھ کو روک دے اور جو ظلم سے کبھی بھی باز نہ آئیں ان پر آیتِ مباہلہ کی الیسی لعنت ڈالے کہ عوام ان کی عبرتناک حالت سے سبق سیکھیں اور احمدیت کو قبول کرلیں آمین

(ایڈیٹر)

آٹھویں ترمیم کی منسوخی سے قادیانی آرڈیننس متاثر نہیں ہوگا!

"لاہور (نمائندہ جنگ) آئین میں آٹھویں ترمیم منسوخ کرنے سے قادیانی آرڈیننس متاثر نہیں ہوگا کیونکہ پیپلز پارٹی کی حکومت تھی جس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ یہ بات پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر رانا شوکت محمود نے کل چوہدری احمد خان صدر ڈسٹرکٹ پیپلز پارٹی کی رہائش گاہ پر ایک پریس کانفرنس میں کہی انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی آٹھویں ترمیم کو منسوخ کرنا چاہتی ہے کیونکہ اس کی وجہ سے ۱۹۷۳ء کے آئین کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے اور موجودہ صورت حال میں تمام اختیارات غصب کر لئے گئے ہیں انہوں نے کہا کہ درحقیقت عام انتخابات میں شکست کے بعد اسلامی جمہوری اتحاد کی خواہش ہے کہ ملک میں آمرانہ نظام باقی رہے انہوں نے کہا کہ اتحاد کی طرف سے کوشش کی جارہی ہے کہ ضمنی انتخابات کو دھاندلی کے ذریعے جیت لیا جائے۔ یہ دھاندلی صوبائی بیوروکریسی کے ذریعہ کی جائے گی۔ مگر عوام اپنا ووٹ پیپلز پارٹی کے حق میں دیں گے کہ اب عوام کو کھوکھلے نعروں سے نہیں خریدا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ آئی جے آئی ابن الوقتوں کا ٹولہ ہے انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے اپنے گھر کے سامنے باغ اور بلڈنگیں تعمیر کی ہیں اور اپنی فیکٹری تک فیروزپور روڈ سے لنک روڈ تعمیر کروالی ہے جس پر ۴ کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ انہوں نے مولانا منظور احمد چنیوٹی پر الزام لگایا کہ وہ وزیر تعلیم کے خلاف گندی زبان استعمال کر رہے ہیں۔"

(روزنامہ جنگ لندن ۱۹ر جنوری ۱۹۸۹ء)

قادیانیوں کو کوئی رعایت نہیں ملے گی وہ بہر صورت غیر مسلم ہی رہیں گے۔ (بے نظیر) میں وزیر اعظم کا یہ پیغام ہر جگہ پہنچاؤں گا۔ انہوں نے میرے کہنے پر دوپٹہ اوڑھا ہے (مولانا دین پوری)

"رحیم یار خان ۸ر جنوری (نمائندہ جسارت) مذہبی اُمور کی وفاقی وزارت کے مُشیر مولانا سراج احمد دین پوری نے کہا ہے کہ میں محترمہ بے نظیر بھٹو سے بیٹی اور باپ کی صورت میں تعاون کر رہا ہوں انہوں نے دعویٰ کیا کہ میری ہدایت پر بے نظیر نے سر پر دوپٹہ اوڑھنا شروع کیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ بے نظیر نے ایک سعادت مند بیٹی کی طرح میری نصیحت پر عمل کیا اور مجھے یہ کہنے کا موقعہ فراہم کیا کہ میں نے جو کہا اس پر بے نظیر نے عمل کا بے نظیر نمونہ پیش کیا۔ مولانا سراج احمد دین پوری رحیم یار خان میں علماء اور ممتاز شہریوں کی ایک مجلس سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا سراج احمد دین پوری نے کہا کہ جب مجھے مشیر بنائے جانے کی اطلاع ملی تو میں نے ملک وقوم کی خدمت کے جذبے کے تحت اسے قبول کیا۔ پیپلز پارٹی نے اپنے منشور سے سوشلزم کی اصطلاح میری تحریک پر حذف کردی اور جب میں نے بے نظیر سے اسلامی نظام کے سلسلہ میں بات کی تو انہوں نے کہا کہ مولانا میں مسلمان ہوں مسلمان والدین کی بیٹی ہوں اور میں اسلام کے منافی کوئی اقدام نہیں کروں گی۔ میرے والد کے دور میں جمعہ کی چھٹی ہوئی۔ اسلامی کانفرنس کا اہتمام ہوا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور میں اپنے والد کے ان کارناموں کے خلاف کیسے کوئی اقدام کر سکتی ہوں۔ قادیانیوں کو میری حکومت کوئی رعایت نہیں دے گی وہ بہر صورت غیر مسلم ہی رہیں گے آپ میرا یہ پیغام علماء تک پہنچائیں۔ مولانا سراج احمد دینپوری نے کہا کہ وہ بے نظیر بھٹو کا یہ پیغام گرتل سے لے کر کراچی تک پہنچائیں گے اس مقصد کے لئے وہ بہت جلد ملک بھر کے علماء سے ملاقات کے لئے ایک تفصیلی دورہ کریں گے۔"

(روزنامہ جسارت کراچی ۹ر جنوری ۱۹۸۹ء)

کلیدی اور حساس عہدوں پر تعینات قادیانیوں کو الگ کردیا جائے گا۔ سندھ کے چیف سیکرٹری کو تبدیل کیا جائے گا۔

مذہبی اُمور کے مشیر مولانا سراج کا اعلان

"اسلام آباد (ملت رپورٹ) کلیدی عہدوں پر فائز تمام قادیانیوں کو ان کے عہدوں سے الگ کردیا جائے گا اس کا اعلان وزیر اعظم کے مشیر برائے دینی اُمور مولانا سراج احمد دینپوری نے کیا ہے انہوں نے کہا کہ سندھ کے چیف سیکرٹری سمیت تمام قادیانیوں کو اہم کلیدی عہدوں سے الگ کردیا جائے گا انہوں نے کہا کہ آئندہ تمام اعلیٰ اور حساس عہدوں پر کسی ایسے شخص کو ہرگز تعینات نہیں کیا جائے گا جو عقیدہ ختم نبوت پر یقین نہ رکھتا ہو انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں وزیر اعظم کو روزانہ شکایات موصول ہو رہی ہیں اور جلد ہی اس پر حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔ مولانا دین پوری نے کہا کہ دینی مدارس کو زکوٰۃ کی بجائے افراد سرچارج سے زکوٰۃ دی جائے گی کیونکہ زکوٰۃ بینکوں میں سُود کی کٹوتی پر وصول کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ زکوٰۃ فنڈ میں وسیع پیمانہ پر دھاندلیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ بہاولپور میں سیلاب زدگان کے نام پر سیاسی رشوت کے طور پر زکوٰۃ سے ادائیگی کی اور سیلاب زدگان اب تک کھلے آسمان تلے بیٹھے ہیں انہوں نے کہا کہ عورت کی سربراہی کے بارے میں جمعیۃ العلمائے اسلام کے مولانا سمیع الحق نواز شریف کی ایماء پر طرح طرح کی کانفرنس بلا رہے ہیں جن میں ایسے علماء کو شامل کیا جاتا ہے جو توقعات اور پلاٹ لے کر رٹ دائر کر رہے ہیں ان کا اشارہ مولانا نعیمی کی طرف تھا جنہوں نے نواز شریف سے وسیع پیمانے پر سرکاری اراضی مفت حاصل کرکے بھٹو کو شہید لکھنے کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا۔"

(روزنامہ ملت لندن ۴ر فروری ۱۹۸۹ء)

صوبائی حکومت کی جانب سے قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی!

"چیچہ وطنی (نامہ نگار) صوبائی حکومت نے مارچ ۸۹ء میں ربوہ میں منعقد ہونے والے قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی لگا دی ہے جس کی باضابطہ اطلاع ربوہ کے ذمہ دار قادیانیوں کو چنیوٹ کی انتظامیہ نے دی ہے صوبائی حکومت کے اس فیصلے کا عالمی مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی راہنما سید عطاء المحسن بخاری خطیب مسجد احرار ربوہ، مولانا اللہ یار ارشد خالد لطیف چیمہ نے خیر مقدم کیا ہے۔"

(روزنامہ جنگ لندن ۳ر فروری ۱۹۸۹ء)

قادیانیوں کے بارے میں آئینی ترمیم واپس نہیں لیں گے۔ خان بہادر خان

"اسلام آباد (نمائندہ جنگ) مذہبی واقلیتی اُمور کے وزیر مملکت خان بہادر خان نے کہا ہے کہ حکومت قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے

میں آئینی ترمیم واپس نہیں لے گی انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کی بحالی کے بارے میں یہ تاثر صحیح نہیں ہے کہ اس میں اسلامی دفعات بھی ختم کردی جائیں گی۔ بعد کی شام خاتون جنت کانفرنس کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت ملک میں اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے سنجیدگی سے کوشش کر رہی ہے۔ شریعت بل پر غور کے لئے تمام مکاتب فکر کے علماء کا اجلاس بلایا جا رہا ہے"۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۹ر جنوری ۱۹۸۹ء)

اٹک :- ایک مزید اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مبارک احمد صاحب آف اٹک پر مقدمہ محض اس لئے قائم کیا گیا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے شادی کارڈ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چھپوایا تھا انہیں اس جرم میں ۶ ماہ قید محض کی سزا دی گئی جس پر اپیل کی گئی۔ حکومت نے اس مقدمہ کی نگرانی کی درخواست دے دی اور ایڈیشنل سیشن جج ضلع اٹک نے چھ ماہ کی سزائے قید بحال رکھی اور اس کے ساتھ مزید ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنا دی۔ ([illegible])

پاکستانی حکام کا انجام

روزنامہ "جنگ" لاہور کا حقیقت افروز اقتباس

آج سے پانچ سال قبل روزنامہ جنگ لاہور نے پاکستانی حکام کے پے در پے زوال کو احمدیت کی شدید مخالفت کا نتیجہ بتا کر جنرل ضیاء الحق کو بھی وارننگ دی تھی جس کا نتیجہ تمام دنیا نے دیکھ لیا پاکستان کے موجودہ حکمران بھی انسانیت سوز مظالم پر اتر آئے ہیں لہٰذا حضور انور کے ارشادات عالیہ کے مطابق احباب کرام متضرعانہ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو معجزانہ طور پر ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ انہیں ہدایت دے ان کے ظلم کے ہاتھ کو روک دے۔ آمین

روزنامہ جنگ، لاہور کا اقتباس درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

"پاکستان میں پہلی مرتبہ جناب دولتانہ نے قادیانی مسئلہ کو اٹھایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے بعد آج تک وہ اقتدار کی کرسی سے محروم رہے۔ پھر جناب ایوب خان نے اپنے اقتدار کے ڈوبتے ہوئے دور میں اسی مسئلہ کا سہارا لینا چاہا۔ انہوں نے اپنے بارہ میں مرزائیت سے بریت کے بیانات اخبارات اور ریڈیو پر نشر کئے۔ صدر کے ایماء پر اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان امیر محمد خان نے مرزا غلام احمد قادیانی کی اہم کتاب کو ضبط کیا مگر یہ ان کے متزلزل اقتدار کو طول نہ دے سکا بلکہ رسوا ہو کر اقتدار سے الگ ہوئے۔ پھر بھٹو جن کی پارٹی اور حکومت بذات خود مرزائیوں کی امداد اور اعانت سے برسر اقتدار آئی تھی نے اپنی گرتی ہوئی ساکھ اور ڈوبتے ہوئے اقتدار کو سنبھالا اور طول دینے کے لئے اپنی محسن مرزائی جماعت کی گردن پر وار کیا اور ایسا وار کہ نوے سالہ مسئلہ حل کر ڈالا۔ بھٹو کا خیال تھا کہ اس مسئلہ کا حل کرنے کے بعد انہوں نے پاکستانی عوام کے دل جیت لئے ہیں اور اب وہ تاحیات پاکستان کے وزیر اعظم رہیں گے لیکن ان کا یہ خیال شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا اب صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے مرزائیت سے بریت کا اعلان واشگاف الفاظ میں کیا ہے اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرنے کا عہد کیا ہے لیکن ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے دل کانپ جاتا ہے کیونکہ ماضی میں یہ ثابت ہے کہ جنہوں نے بھی قادیانی مسئلہ کو اٹھایا یا چھیڑا وہ اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھے ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کے پس پردہ کون سے عوامل یا غیبی طاقت کارفرما ہے وہ پوری قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے"۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ر دسمبر ۱۹۸۳ء)

گورداسپور میں شری پربودھ کی برسی پر جلسہ

شری پربودھ چندر مرحوم سابق سپیکر پنجاب اسمبلی کی تیسری برسی کی تقریب مورخہ ۸/۲/۸۹ کو گورداسپور کے نہرو پارک میں منائی گئی شری بلرام جاکھڑ سپیکر لوک سبھا بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے اس کے علاوہ خوشحال بہل جی سردار سورن سنگھ سابق وزیر۔ سردار گوردیال سنگھ صاحب ڈھلوں سابق وزیر شریمتی تارا کیشوری سنہا آف پٹنہ سردار دربارہ سنگھ صاحب سابق وزیر اعلیٰ پنجاب اور علاقہ کے دیگر معززین نے اس جلسہ میں شرکت کی۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی، مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ (ریٹائرڈ) مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل میونسپل کمشنر اور مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مدیر "بدر" نے شرکت کی اس تقریب میں ملکی اتحاد اور باہمی اخوت کی تلقین مقررین نے کی۔

(نامہ نگار خصوصی)

وقف جدید کے سال نو کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ر جنوری ۱۹۸۹ء میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے حضور نے فرمایا وقف جدید بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہونے والی تحریک ہے۔ جماعتیں اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھانے کی خصوصی ضرورت ہے کوشش کریں کہ کوئی احمدی بچہ اس میں شامل ہونے سے باہر نہ رہے ہم یقین رکھتے ہیں کہ احمدیت اگلی صدی میں سینکڑوں ہزاروں گنا ترقی کرے گی۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ نئے سال کے وعدہ جات اضافے کے ساتھ لکھوائیں اور جو ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے ہیں وہ بھی شامل ہوں۔

ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

پیشگوئیاں :- اور باذن الٰہی چودھویں صدی کے سر پر مسیح و مہدی اور مجدد ہونے کا دعویٰ فرمایا ۱۳۱۱ھ میں چاند سورج گرہن لگا اسی طرح ساری نشانیاں ایک ایک کرکے پوری ہو گئیں آسمانی وعدوں کے مطابق آپ کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی۔

درخواست دعا :- مکرم رحمت اللہ صاحب کا فوٹی کورین سے تار موصول ہوا ہے کہ ان کی پوتی خدیجہ صاحبہ شدید بیمار ہیں شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا
(حدیث نبوی)
محتاج دعا :-
یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی مہاراشٹر

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۵/۶/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PH: 275475
RESI: 273903
CALCUTTA 700073

اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لاؤ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ رہو گے

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES SIZES FIRE WOODS, MANUFACTURERS OF WOODEN FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES
PO. VANIYAMBALAM (KERALA)

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM NABI & BROTHERS READYMADE GARMENTS DEALERS CHANDAN BAZAR. BHADRAK Dt:- BALASORE (ORISSA)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS (ELECTRIC CONTRACTORE)
TARUN BHARAT CO OP HOUSE SOCT
PLOT NO. 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
PH: Office:- 6348179
Resi:- 6289389
BOMBAY 400099.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203
CARD BOARD BOX M.F.G. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15 PRINCEP STREET CALCUTTA 700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی ۳۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTOWINGS
15 SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS 600004.
PHONE { 76360
74350

آٹو ونگس

بقیہ اداریہ صفحہ ۲ سے۔ یہی تبلیغ امن اتحاد اور آشتی کا یہ ایک عظیم راستہ ہے جو حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو بتایا ہے اور یہ وہ راستہ ہے جو لفظ "اسلام" کے مفہوم سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے۔

مزاحی صاحب! حضرت اقدس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے نتیجہ میں تو ہر انسان کے ساتھ ہمدردی کرنا مسلمان کا فرض ہو جاتا ہے ہر سے
نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے ؛ مزا تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی
(عبد الحق فضل)

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ:- کریشی احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ تیبول ڈیلیز مدینہ میدان روڈ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر: 294

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

HM

AMBASSADOR - TREKKER

BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

PERKINS P3 P4 P6 P6/354

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں پٹرول و ڈیزل کار ٹرک بس جیپ

اور ٹریکٹر کے اصلی پرزہ جات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

تار کا پتہ:- "Autocentre"

ٹیلیفون نمبرز:- 285222 281652

۱۶- مینگولین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA 700001.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ اسلام آباد (کشمیر)

ریپائرنگ ٹی وی ریڈیو - اور شاپ کھولنے اور ملازمت کی سیل سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS. 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT BANGALORE 560002

GRAM - MOOSA RAZA

PHONE :- 605558

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ)

پیشکش:-

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS

SHOE MARKET

NAYAPUL, HYDERABAD-500002

PH. NO 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۶)

ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز - کرسٹل بن - پن ہیل - بن سیفٹی اور الیکٹرانک جنرل اشیاء

پتہ: - نمبر ۲۲-۴-۲/۱۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ اے پی

"ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

AIR

CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں:- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!